ف
147
344

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

اِس مسئلہ کا بیّن ثبوت

کہ قربانی کی کھالیں تعمیر مساجد اور دیگر مصارف مساجد کیلئے دینا جائز ہے

# الفیوضات الحامدیة

فی

# تعمیرِ المساجد بجلود الاضحیة

تصنیف

حضرت مولانا مفتی سید محمد ریاض الحسن صاحب جودھپوری

خطیب

جامع مسجد اہل سنت وجماعت امریکن ریلوے ورکشاپ حیدرآباد سندھ

الناشر :- قاضی محمد المدعو بہ صدر الدین فہیم الواحدی جے پوری

۷۸۶ / ۹۲

52880

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظّام اس مسئلہ میں کہ قربانی کی کھالیں تعمیر مساجد اور دیگر مصارف مساجد میں صرف ہو سکتی ہیں یا نہیں؟ بینوا بالکتاب وتوجروا

المستفتی
محمد صدرالدین فہیم بیراٹھی جے پوری
دوقبر قلعہ حیدر آباد سندھ

## الجواب

وَباللہ توفیق الصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حَامِدًا للہِ الخَالِقِ الاکبر، اَلَّذِیْ اَوْجَبَ عَلَیْنَا الاُضْحِیَّۃَ وَامرہٗ: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَر، وَمُصَلِّیًا وَمُسَلِّمًا عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الخَلَائِقِ وَالبَشَر، اَلَّذِیْ ذَبَحَ بِیَدِہٖ الشَّرِیْفِ فِی یَوْمِ الاَضْحیٰ وَنَحَر، وَقَالَ کُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا، یَسِّرْ لَنَا وَلَا عَسِّر، وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اِلیٰ یَوْمِ الفَزَعِ الاَکْبَر، اٰمِیْن:

بلاشبہ پوست اضحیہ کا صرف تعمیر مساجد ودیگر امور خیر میں جائز و درست ہے اور اس پر متعدد دلائل قائم جن سے اسکا جواز ثابت لازم باللہ التوفیق وبہ نستعین۔

**دلیل اوّل** شرع مطہرہ سے اسکے عدم جواز پر دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز ہے کہ سکوت شارع موجب اباحت ہے نہ کہ موجب حرمت مولیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

یا ایها الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وان تسئلوا عنها حین ینزل القران تبد لکم عفا الله عنها والله غفور حلیم

(پارہ ۷ سورہ مائدہ)

اے ایمان والو بہت سی چیزوں کا سوال نہ کرو اگر ان کا حکم تم پر کھولدیا جائیگا تو تمہیں ناگوار ہوگا اور اگر نزول قرآن حمید کیوقت انکا سوال کروگے تو حکم ظاہر کر دیا جائیگا۔ اللہ نے تو تم سے یہ معاف فرما دیا اور اللہ غفور حلیم ہے

## تفسیر خازن شریف میں آیۂ کریمہ کے تحت حدیث نقل فرمائی

عن سلمان قال سئل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن اشیاء فقال الحلال ما احل الله فی کتابه والحرام ما حرم الله فی کتابه وما سکت عنه فهو عما عفا عنه فلا تتکلفوا۔

تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۵۳۰

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کچھ چیزوں کا سوال کیا گیا فرمایا حلال وہ ہے جو خداوند قدوس نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جو رب نے اپنی کتاب قدیم میں حرام کر دیا اور جس سے سکوت فرمایا وہ ان میں سے ہے کہ اللہ نے معاف فرمایا تو تکلف سے سوال نہ کرو۔

## دارقطنی میں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ان الله فرض فرائض فلا تضیعوها وحرم حرمات فلا تنتهکوها وحد حدودا فلا تعتدوها وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنها

مشکوٰۃ شریف مطبع نظامی دہلی باب الاعتصام ص ۳۱

اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض فرمائیں انہیں ضائع نہ کرو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں انکے نزدیک نہ جاؤ اور کچھ حدیں مقرر کیں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بغیر نسیان سکوت فرمایا۔ ان میں بحث نہ کرو۔

## سید المفسرین حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور کے چچا زاد بھائی ارشاد فرماتے ہیں

فبعث اللہ نبیّہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو

مشکوٰۃ شریف باب مایحل اکلہ ص۳۰۷

اللہ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا اور قدیم کتاب قرآن حکیم نازل فرمایا اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام کیا تو جو چیز حلال کی گئی وہ حلال ہے جو حرام فرمائی گئی حرام ہے اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے

## بنا ءعلیہ فقہائے کرام نے تصریح فرمائی اصل اشیاء میں اباحت ہے فقہ حنفی کی مشہور و مستند کتاب درمختار میں ہے

ان الفقھاء کثیرا ما یلھجون بان الاصل الاباحۃ۔

(درمختار مصری کتاب الطہارۃ جلد اول ص۹۵)

اکثر فقہائے کرام کی نوک زبان پر ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے۔

## حضرت امام علامہ شامی قدس سرہٗ السامی اسکے تحت فرماتے ہیں

وصرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمھور من الحنفیۃ والشافعیۃ (شامی مطبوعہ مصر جلد اول ص۹۵)

تحریر میں صراحتاً فرمایا کہ جمہور حنفیہ وشافعیہ کے نزدیک اصل اشیاء میں اباحت مختار ہے

## یہی علامہ ممدوح فرماتے ہیں

فھو داخل تحت قاعدۃ الاصل فی الاشیاء الاباحۃ

شامی مصری کتاب الاشربہ جلد پنجم ص۲۰۶

(حُقہ) اس قاعدہ کے تحت داخل ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے۔

## نیز ارشاد فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| ولیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ او الکراھۃ الذین لابد لہما من دلیل بل فی القول الاباحۃ التی ھی الاصل (شامی مصری جلد ۵ صـ۲۰۶) | حرمت وکراہت کے ثبوت سے اللہ تبارک وتعالیٰ پر افترا کرنے میں احتیاط نہیں کہ اسکے لئے دلیل ضروری ہے۔ بلکہ احتیاط اباحت کہنے میں ہے کہ وہی اصل ہے۔ |

جب یہ ثابت ہوگیا کہ پوست اضحیہ مسجد میں دیئے جانے پر شریعت مطہرہ نے ممانعت نہ فرمائی تو کم ازکم یہ مباح ہوا اور فعل مباح میں فاعل مختار ہے لہذا مانعین کا حق ممانعت باطل ہوا۔ اوسی میں ہے۔

| | |
|---|---|
| المباح غیر مطلوب الفعل وانما ھو مخیر فیھا۔ (شامی مصری جلد اول صـ۹۸) | مباح وہ فعل ہے جسکے کرنیکی شریعت نے طلب نہ کی ہو اور بلاشبہ فاعل اسمیں مختار رہتا ہے۔ |

**دلیل ثانی قربانی سے مراد ہی اراقۃ الدم ہے جوہرۂ نیرہ میں ہے۔**

| | |
|---|---|
| کان المراد منھا اراقۃ<br>حاشیہ قدوری مطبوعہ مجتبائی کتاب لاضحیہ صـ۲۲۲ | قربانی سے مراد خون بہا دینا ہے |

### علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| لان القربۃ فی الاراقۃ<br>(شامی مصری جلد ۵ صـ۲۰۲) | قربت (عبادت) خون بہا دینے میں ہے |

چونکہ اراقۃ الدم ہی کا نام قربانی ہے لہذا صدقہ واجبہ بھی یہی ہے تنویر الابصار و درمختار میں ہے

| | |
|---|---|
| (فتجب التضحیۃ) ای اراقۃ الدم<br>(در المختار مصری جلد ۵ صـ۲۰۲) | قربانی واجب ہے یعنی خون بہانا واجب ہے |

### حضرت امام علامہ شامی علیہ الرحمۃ اسکے تحت فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| والدلیل علی انھا الاراقۃ لو تصدق | اراقۃ الدم کے وجوب پر یہ دلیل ہے |

بعین الحیوان لم یجز
شامی مصری جلد ۵ ص۲۷۳

کہ اگر زندہ جانور صدقہ کرے جائز نہیں۔

جب قربانی اراقۃ الدم ہی ہے اور اراقۃ الدم ہی واجب ہے تو قربانی کے بعد وجوب ساقط ہوگیا اب بقیہ چیزوں کا صدقہ واجب نہیں کہ واجب ادا ہوگیا۔ لہذا گوشت خود کھائے دوسروں کو کھلائے پوست مسجد میں دیدے یا اور کسی مصرف خیر میں صرف کرے خواہ بعینہ اپنے کام میں لائے یا اس کے عوض ایسی چیز لے جو باقی رہنے والی ہو۔

**دلیل ثالث** قربانی کے بعد گوشت و پوست کا قربانی کرنے والا مالک ہے خواہ صدقہ کرے یا نہ کرے جوہرہ میں ہے۔

وان لم یتصدق بشیٔ منها اجزاہ
حاشیہ قدوری ص۲۳

قربانی میں سے اگر کچھ بھی صدقہ نہ کرے جائز ہے

## شامی میں ہے

لوحبس الکل لنفسه جاز
شامی جلد ۵ ص۲۸۲

اگر سارا ہی گوشت اپنے لئے رکھ لے جائز ہے

**دلیل رابع** گوشت کا اپنے اہل وعیال پر صرف کرنا بلکہ اگر صاحب عیال ہو اور تنگدست ہو تو سب ہی گوشت اپنے عیال پر صرف کردینا جائز ہے **شرح وقایہ** میں ہے

وترکه لذی عیال توسعة علیهم
شرح وقایہ محشی بحاشیہ چلپی مطبوعہ کریمیہ مینی جلد۴ ص۱۴۹

عیال دار اپنے عیال پر کشادگی کے لئے صدقہ ترک کردے۔

## طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

ان لم یکن صاحب عیال والا فصرفه الی عیاله اولی من صرفه الی الصدقة والهدیة
طحطاوی مطبوعہ مصر ص۳۲۳

(صدقہ اور ہدیہ کرنا اسوقت ہے جبکہ) صاحب عیال نہو ورنہ اور اسکا اپنے عیال پر خرچ صدقہ اور ہدیہ سے اولی ہے

درمختار میں ہے

| | |
|---|---|
| وندب تركه لذي عيال توسعة عليهم (ردالمحتار مصری جلد ۵ صفحہ ۲۸۶) | مستحب ہے کہ عیالدار اپنے اور اپنے عیال پر کشائش کی خاطر صدقہ ترک کر دے۔ |

علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے اسکے تحت فرمایا

| | |
|---|---|
| غير موسع الحال (شامی مصری جلد ۵ صفحہ ۲۸۶) | یہ حکم صاحب عیال تنگدست کیلئے ہے۔ |

**دلیل خامس** قربانی کے گوشت میں اغنیأ کو بھی کھلانا اور دیدینا جائز ہے وقایہ میں ہے۔

| | |
|---|---|
| ويؤكل ويهب من شاء (شرح وقایہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۹) | کھلایا جائے اور جسکو چاہے ہبہ کر دے |

قدوری میں ہے

ويطعم الأغنياء والفقراء (قدوری صفحہ ۲۳۰) اغنیاء اور فقراء کو کھلایا جائے

فتاوی ہندیہ میں ہے

| | |
|---|---|
| ويطعم الغني والفقير جميعا كذا في البدائع ويهب منها ما شاء للغني والفقير والمسلم والذمي كذا في الغياثية<br>عالمگیری کتاب الاضحیہ باب خامس مطبوعہ مصر صفحہ ۳۰۰ | اور قربانی میں سے جو کچھ چاہے غنی فقیر مسلم وذمی کو ہبہ کر دے۔ جیسا کہ غیاثیہ میں ہے۔ |

درمختار میں ہے

ويؤكل غنيا (ردالمحتار ج ۵ صفحہ ۲۷۵) اضحیہ میں سے غنی کو بھی کھلایا جائے۔

**دلیل سادس** اضحیہ میں سے خود کھانا مستحب ہے مولی عزوجل ارشاد فرماتا ہے

| | |
|---|---|
| فكلوا منها وأطعموا البائس الفقير (پارہ ۱۷ سورہ حج) | قربانی میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ فقیر کو کھلاؤ۔ |

## اور فرماتا ہے تبارک و تعالیٰ

| | |
|---|---|
| فکلوا منہا واطعموا القانع والمعتر | خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے بھیک |
| (پارہ ۱۷ سورہ حج) | مانگنے والیکو کھلاؤ ۔ |

## حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| کلوا واطعموا وادخروا رواہ الشیخان | کھاؤ کھلاؤ اور جمع رکھو یہ حدیث بخاری |
| واحمد ردالمحتار جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ | وسلم وامام احمد نے روایت کی ۔ |

## فتاوی عالمگیریہ میں ہے

| | |
|---|---|
| ویستحب ان یاکل من لحم ضحیتہ و | مستحب ہے کہ اپنے اضحیہ میں سے خود کھائے |
| یطعم منہا غیرہ۔ فتاوی ہندیہ مصری جلد ۵ صفحہ ۲ | اور غیروں کو کھلائے ۔ |

## درمختار میں ہے

| | |
|---|---|
| ویاکل من لحم الاضحیۃ ردالمحتار مصری جلد ۵ صفحہ ۲ | اضحیہ کے گوشت میں سے کھائے ۔ |

## شامی میں ہے

| | |
|---|---|
| ویستحب ان یاکل منہا شامی مصری جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ | اور مستحب ہے کہ قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھائے |

ظاہر ہے کہ اگر اس کا تصدق واجب ہوتا تو نہ جمع کرنے کا حق ہوتا نہ عیال پر صرف کی اجازت نہ اغنیاء کو کھلانا جائز ہوتا نہ ذمی کو ہبہ کرنا روا نہ خود تناول کرنے کا استحباب کہ صدقہ واجبہ کا یہی حکم ہے ۔ درمختار میں ہے

| | |
|---|---|
| ولا الی من بینہما ولاد | زکوٰۃ ان لوگوں پر صرف نہ کرے جنکے اور |
| ردالمحتار مصری کتاب الزکاۃ باب المصرف جلد ۲ صفحہ | زکوٰۃ دینے والے کے درمیان اصول وفروع کا رشتہ ہو |

## علامہ شامی قدس سرہ السامی اسکے تحت فرماتے ہیں

وكذا كل صدقة واجبة كالفطرة والنذر
والكفارات اما التطوع فيجوز بل هو اولى
(شامی مصری جلد دوم صـ٨٦ـ)

ایسے ہر صدقہ واجبہ جیسے صدقہ فطر اور نذر
اور کفارات اصول و فروع پر خرچ نہ ہوں گے)
لیکن صدقات نافلہ کا انپر صرف جائز بلکہ اولیٰ ہے

## نیز فرماتے ہیں ،

وان وجبت بن فلا ياكل منها شيئا
ولا يطعم غنيا سواء كان الناذر
غنيا او فقيرا - لان سبيلها التصدق
وليس للمتصدق ذالك
شامی مصری کتاب الاضحیہ جلد ۵ صـ٢٨٦ـ

اگر قربانی اپنے پر خود واجب کر لی (نذر مان
کر) تو اسمیں سے کچھ نہ کھائے نہ غنی کو کھلائے
خواہ نذر ماننے والا غنی ہو یا فقیر اسلئے کہ اسکی
راہ صرف صدقہ ہے اور صدقہ کرنے والے
کو اس کا حق نہیں ۔

**دلیل سابع** طرفہ تر یہ کہ جن اشیا کا استعمال قبل ذبح مضحی کیلئے نا جائز تھا بعد ذبح اون کا استعمال بھی جائز ہے ۔

## تنویر الابصار و در مختار میں ہے

وكره جز صوفها قبل الذبح لينتفع به
فان جزه تصدق به ولا يركبها ولا
يحمل عليها شيئا ولا يؤجرها فان فعل
تصدق بالاجرة حاوي الفتاوى لانه
التزم اقامة القربة بجميع اجزائها
(بخلاف ما بعده) لحصول المقصود مجتبى
(ويكره الانتفاع بلبنها قبله كما في الصوف)
(رد المحتار مصری جلد ۵ صـ٢٨٢ـ)

قربانی سے قبل قربانی کے جانور کے بال بغرض
انتفاع کاٹنا مکروہ ہے تو اگر کاٹ لے صدقہ
کر دے اور نہ اوسپر سوار ہو نہ اسپر کوئی بوجھ لادے
نہ اسے کرایہ پر دے اگر ایسا کر لیا تو اجرت
صدقہ کرے یہ حاوی الفتاوی میں ہے اسلئے
کہ اس نے اسکے تمام اجزا کے ساتھ قربت ادا کرنے کا
التزام کیا ہے بخلاف ما بعد کہ مقصود حاصل ہو چکا یہ
مجتبی میں ہے اور اس جانور کے دودھ سے بھی نفع حاصل
کرنا قبل ذبح مکروہ ہے جسطرح اون، بالوں سے انتفاع مکروہ ہے .

**دلیل ثامن** اور تو اور خود کھال کو مضحی اپنے استعمال میں لا سکتا ہے اگر اسکا صدقہ واجب ہوتا تو اسکی کھال صدقہ کرنا واجب ہوتا۔ شرح وقایہ میں ہے۔

ویتصدق بجلدها او یعمل آلة کجراب او خف او فرو او یبدله بما ینتفع به باقیا لا بما ینتفع به مستهلکا

(شرح وقایہ جلد دوم ص۱۴۹)

جلد کو صدقہ کر دے یا اس کا کوئی آلہ مثل جراب یا موزہ یا پوستین کے بنالے یا کسی ایسی چیز سے بدل لے جسے باقی رکھتے ہوئے نفع حاصل کیا جائے۔ ایسی چیز سے نہ بدلے کہ جسے ہلاک کر کے نفع اٹھایا جائے

فتاوی ہندیہ میں ہے

ویتصدق بجلدها او یعمل منه غربال و جراب ولا بأس بان یشتری به ما ینتفع بعینه مع بقائه استحسانا ذالك مثل ما ذکرنا ولا یشتری به ما لا ینتفع الا بعد الاستهلاك

(فتاوی عالمگیری جلد ۵ مطبوعہ مصر ص۳۰

اسکی جلد کو صدقہ کرے یا اسکی چھلنی اور جراب بنالے اور اسمیں بھی حرج نہیں کہ اسکے بدلے میں ایسی چیز خرید لی جائے جسے بعینہ باقی رکھتے ہوئے نفع حاصل کیا جائے استحسانا یہ اسکے مثل ہے جو ہم نے بیان کیا اور اسکے بدلے میں ایسی چیز نہ خریدے جسے ہلاک کرنے کے بعد نفع حاصل کیا جائے۔

**دلیل تاسع** احکام گوشت پوست آپسمیں ایک دوسرے پر قیاس کئے جاتے ہیں فقہائے کرام نے احادیث میں جلد کا حکم دیکھکر گوشت کو اسپر قیاس فرمایا۔ درمختار میں ہے

ولا یعطی اجر الجزار منها لانه کبیع و استفیدت من قوله علیه الصلوٰة والسلام من باع جلد اضحیته فلا اضحیة له

ردالمحتار مصری جلد ۵ ص۲۸۵

قربانی میں سے قصاب کو اجرت نہ دیجائے کیونکہ بیع کی طرح ہے اور حضور کے فرمان مقدس سے مستفاد کہ جسنے اپنی قربانی کی کھال فروخت کی اسکی قربانی نہیں ہے۔

### شامی میں اس کے تحت فرمایا

| | |
|---|---|
| لان کلا منہا معاوضۃ<br>شامی مصری جلد ۵ ص۲۸۶ | اسلئے کہ گوشت و پوست میں سے اجرت دیا جانا معاوضہ ہے۔ |

### یونہی شرح وقایہ میں ہے

| | |
|---|---|
| فاذا کان الحکم فی الجلد ھذا فاسوا علیہ اللحم (شرح وقایہ جلد ثانی ص۱۷۵ | جب جلد کے متعلق یہ حکم ہے کہ دغیر مستہلک چیز سے بدلی جائے مستہلک نہیں) اسی پر گوشت کو قیاس کیا۔ |

**دلیل عاشر** فقہائے کرام کی ان تصریحات کے پیش نظر ہر سلیم الطبع یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ وجوب صرف اراقۃ الدم کا ہے گوشت پوست کا تصدق واجب نہیں بناء علیہ زمانہ قریب کے ایک مولوی عبد الحیٔ صاحب لکھنوی کہ حضرات مالغین جنہیں مانتے ہیں اپنے فتاوی میں صراحتہً پوست کا صدقہ نافلہ ہونا بیان کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں

| | |
|---|---|
| پر ظاہر کہ تصدق بچرم اضحیہ از قبیل تطوعات است و صدقہ تطوع محکوم علیہ بحرمت صرف آں بر بنی ہاشم نیست اینچنیں احکام از خصائص زکوٰۃ ستند<br>مجموعہ فتاوی مولوی عبد الحیٔ مطبوعہ یوسفی فرنگی محل لکھنوی جلد ۲ ص۳۰۰ | ظاہر ہے کہ پوست اضحیہ کا صدقہ از قبیل مستحبات ہے اور صدقہ مستحبہ کا صرف بنی ہاشم وغیرہ پر محکوم بحرمت نہیں۔ اس قسم کے احکام خصوصیات زکوٰۃ سے ہیں۔ |

### اسی میں چند سطور کے بعد

| | |
|---|---|
| صدقۂ تطوع بر بنی ہاشم صرف کردن جائز است وہمیں است مذہب جمہور و تصدق بچرم اضحیہ نیز تطوع است لاجرم بہاشاں صرف | صدقۂ نافلہ بنی ہاشم پر صرف کرنا جائز ہے اور یہی مذہب جمہور ہے اور پوست اضحیہ کا صدقہ بھی صدقۂ نافلہ ہے لامحالہ اسکا صرف |

| | |
|---|---|
| آں جائز خواہد شد۔ | ان پر جائز ہوگا۔ |

### اسی فتوے کے آخر میں ہے

| | |
|---|---|
| چوں تصدیق بچرم اضحیہ از قبیل تطوعات است لاجرم نقل آں مکروہ نخواہد شد | جب پوست اضحیہ کا صدقہ صدقات نافلہ قبیل سے ہے تو لاجرم اسکا ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنا مکروہ نہ ہوگا |

# تِلك عشرة كاملة

جب یہ ثابت ہو گیا کہ پوست اضحیہ کا صدقہ صدقۂ واجبہ نہیں بلکہ صدقۂ نافلہ ہے تو مسجد میں اسکے عدم صرف کی کوئی وجہ وجیہہ نہیں بلکہ مساجد کیلئے یہ جسقدر چندہ وغیرہ ہو رہا ہے یہ سب صدقۂ نافلہ ہی میں تو داخل ہیں اگر صدقۂ نافلہ کا عدم جواز تسلیم کر لیا جائے تو پھر تعمیر مساجد کی سبیل ہی نہ رہے اصولاً تو اسیقدر کافی تھا لیکن مزید اطمینان کے لئے ہم حضرات مانعین کے شبہات کا ازالہ بھی مناسب سمجھتے ہیں خداوند کریم حق بولنے حق سمجھنے اور حق سننے کی توفیق عطا فرمائے آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

**شبہ اول** غنی اور مسجد کا ایک حکم ہے اور چونکہ غنی کو کھال نہیں دیجاتی لہٰذا مسجد کو بھی نہیں دیجاسکتی۔

**ازالہ** غنی کو کھال نہ دینا اور ہے اور نہ دیا جا سکنا اور شریعت مطہرہ نے کہیں اسکی ممانعت نہ فرمائی بلکہ دلیل خاص میں عالمگیری کی عبارت گذری ویہب منہا ما شاء للغنی والفقیر قربانی میں سے جو کچھ چاہے غنی اور فقیر دونوں کو دے اسکے عموم میں کھال بھی داخل اور یہ اس باب میں نص صریح ہے۔

**شبہ دوم** اگر غنی کو کھال دے بھی دیجائے تو اسے فروخت کا حق نہ ہوگا جیسے خود مضحی کو فروخت کرنیکا حق نہیں ہے۔ یونہیں مسجد میں کھال دیجاسکے گی لیکن مسجد اُسے فروخت نہیں کرسکتی۔

**ازالہ** اولاً اسپر دلیل درکار۔ ثانیاً یہ کس نے کہا کہ قربانی کرنے والے کو بہرصورت کھال بیچنا ممنوع ہے۔ ممانعت صرف اوس صورت میں ہے جبکہ اپنی ذات یا اپنے عیال پر صرف کرنے کیلئے بیچے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے

| | |
|---|---|
| ولا یبیعه بالدراهم لینفق الدراهم علی نفسه وعیاله | اپنے نفس اور عیال پر خرچ کرنے کے لئے چرم قربانی کو دراہم کے بدلے نہ بیچے |
| عالمگیری کتاب الاضحیہ باب سادس جلدہ ص۳۰۱ مطبوعہ مصر | |

ہاں اگر کسی کار خیر میں صرف کیلئے درہموں کے بدلے کھال فروخت کی بلاشبہ جائز ہے اسی میں ہے۔

| | |
|---|---|
| ولو باعها بالدراهم لیتصدق به جاز لانه قربة کا لتصدق کذا فی التبیین | اگر کھال کو درہموں سے بیچا کہ تصدق کریگا تو جائز ہے اسلئے کہ جیسے کھال صدقہ کرنا قربت ہے یونہی کھال کے درہموں کا صدقہ کرنا بھی قربت ہے ایسا ہی تبیین میں ہے |
| عالمگیری مصری جلدہ ص۳۰۱ | |

ثالثاً بالفرض آپ ہی کی بات مان لی جائے کہ خود مضحی اسی صورت میں بھی کھال فروخت نہیں کرسکتا پھر بھی غنی پر اس کا کیا اثر مضحی کے احکام اور غنی کے اور اعتراض سے قبل شامی ہی کو ملاحظہ فرمالیا ہوتا تحریر فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| واذا دفع اللحم الی فقیر بنیة الزکوٰة | اگر فقیر کو گوشت قربانی بہ نیت زکاۃ دیا ظاہر روایت |

لا یجب عنها فی ظاهر الروایۃ لکن اذا دفع للغنی ثم دفع الیہ بنیتها یجب (شامی مصری جلد خامس کتاب الاضحیۃ ۲

روایت میں کافی نہیں لیکن اگر غنی کو دیدیا گیا پھر اس نے فقیر کو بہ نیت زکاۃ دے یا کافی ہے ۔

**شبہ سوم** غنی کو کھال تو دیجا سکتی ہے لیکن اوسے بیچکر اوسکی قیمت اوسے پیش کرنا اسکی کسر شان ہے۔ اسیطرح مسجد میں کھال دیجا سکتی ہے لیکن اسے فروخت کرکے مسجد میں لگانا ناجائز ہے ۔

**ازالہ** اولاً شرع مطہرہ سے اسپر دلیل کیا ثانیاً عموماً مسجد میں کھال ہی دیجاتی ہے ثالثاً ابھی عالمگیری سے نقل ہوا کہ اس نیت سے خود مضحی کو فروخت کرنا جائز ہے رابعاً مسجد والے اگر فروخت کریں تو اوپر والی شامی کی عبارت اوسکی دلیل ہے خامساً غنی کیلئے چندہ کرنا بھی اسکی کسر شان ہے لیکن مسجدیں عموماً چندہ ہی سے بن رہی ہیں اگر یہ وجہ ممانعت ہے تو پھر مسجد کیلئے چندہ کی ممانعت کا بھی اعلان فرمائیں اگر آپ یوں کہیں کہ مسجد خود چندہ نہیں کرتی بلکہ ہم اوسکے لئے چندہ کرتے ہیں اسلئے جائز ہے۔ اس بنا پر اگر مسجد کا چندہ جائز ہے تو یہ کلیہ کھالوں میں بھی جاری کہ نہ کھالیں مسجد خود جمع کرتی ہے نہ فروخت کرتی ہے بلکہ ہم لوگ یہ امور انجام دیتے ہیں لہذا یہ بھی جائز ہے ۔

**شبہ چہارم** جب یہ صدقہ مستحبہ ہے تو اپنے استعمال میں کیوں نہیں لاسکتا

**ازالہ** سبحان اللہ ابھی دلیل ثامن میں گزرا کہ کھال کو استعمال کرسکتا ہے ڈول مشک وغیرہ بنا سکتا ہے اور شبہ ششم میں اور عبارات اسی قسم کی آتی ہیں۔ ہاں کھال کو فروخت کرکے اسکی قیمت کے پیسے اپنے اور اپنے عیال پر صرف نہیں کرسکتا کہ

اوس نے اضحیہ کے تمام اجزاء سے تقرب کا قصد کیا ہے اور اب اسے فروخت کرنا منافی تقرب وخلوص ہے گویا کہ اپنے جانور کی قیمت پھر سے وصول کر رہا ہے تو وہ عبادت وخلوص کہاں رہا اور شرعا مطالبہ عبادت وخلوص کا ہے مولی تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے ۔

| | |
|---|---|
| لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم<br>(پارہ ۱۷ سورہ حج) | اللہ کو نہ قربانی کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون لیکن اسے تمہارا تقوی پہنچتا ہے ۔ |

## تفسیر مدارک شریف میں اسکے تحت فرمایا

| | |
|---|---|
| لن يرضى المضحون والمتقربون ربهم الا بمراعاة النية والاخلاص ورعاية شروط التقوى ۔<br>مدارک شریف مصری علی ہامش الخازن جلد ۳ صـ ۳۱۰ | قربانی کرنے والے تقرب رب چاہنے والے خلوص نیت وشرط تقوی کی رعایت کے بغیر اپنے رب کو ہرگز راضی نہیں کرسکتے ۔ |

حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ تقوی وخلوص کی تعلیم دینے والے اور نفوس کا تزکیہ فرمانے والے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں ۔

| | |
|---|---|
| من باع جلد اضحيته فلا اضحية له<br>کتاب الترغیب والترہیب علی ہامش المشکوۃ کتاب العیدین والاضحیہ صـ ۱۵۵ | جس نے اپنی قربانی کی کھال بیچی اسکی قربانی قبول نہیں ۔ |

شرح وقایہ میں ہے

| | |
|---|---|
| ولکن التبدیل بالدراھم قتمول<br>(شرح وقایہ جلد دوم صہ۱۲۵) | کھال کو درہموں سے تبدیل کرنا ممنوع ہے |

یہ وہ پہلی مصلحت تھی کہ جس کے باعث کھال فروخت کرکے اوس کے پیسے اپنے صرف میں لانے کی ممانعت فرمائی گئی اگر اس کا جواز رکھا جاتا تو مضحی گوشت و پوست بیچکر جانور کی قیمت وصول کر لیتا جو روح عبادت کے خلاف تھا دوسری مصلحت اسمیں یہ تھی کہ صلہ رحمی و غربا پروری کا سلسلہ بالکل ختم ہو جاتا جب ادھر گوشت و پوست سب بیچ دیا تو غربا کو کیا دیتا اسلئے ابتداء اسلام میں حکم دیا گیا تھا کہ تین دن کا گوشت اپنے پاس رکھکر باقی سب صدقہ کر دو پھر لعد میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ حکم منسوخ فرما دیا۔

موطائے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں ہے

| | |
|---|---|
| ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلثۃ ایام ثم قال بعد ذلک کلوا وتزوّدوا وادخروا۔<br>مصفیٰ دمسوی شرحین موطا امام مالک علیہ الرحمۃ مطبوعہ فاروقی دہلی صہ۱۸۲ | بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا پھر اسکے بعد یہ فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ اور جمع رکھو۔ |

مسجد میں کھال دینا منافی خلوص و تقوی نہیں بلکہ عین خلوص و تقوی ہے مولی تبارک و تعالی ارشاد فرماتا ہے

| | |
|---|---|
| ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (پارہ ۱۸ سورہ حج) | جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اسکے دل کے تقوی سے ہے۔ |

---

[illegible] اپنے نفس وعیال پر خرچ کرنے کیلئے بیچے جیسا کہ فتاوی ہندیہ سے گذرا

بخاری مسلم نے بروایت حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ثالث حدیث بیان کی کہ فرماتے ہیں۔

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من بنی مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ (کتاب الترغیب والترہیب علی ہامش المشکوٰۃ ص۵)

میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے رضائے الٰہی کا طالب ہو کر مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اوسکے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

صلہ رحمی و غربا پروری ہی اسکا کچھ اثر نہیں کہ گوشت کے تین حصے مقرر فرما دیئے گئے ایک خود کیلیے دوسرا اقربا و احباب کیلئے تیسرا حصہ غربا و فقرا کیلئے شامی میں ہے۔

الافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافۃ لاقربائہ واصدقائہ ویدخر الثلث (شامی مصری جلد ۵ ص۲۸)

افضل یہ ہے کہ تیسرا حصہ صدقہ کرے اور تہائی حصہ سے عزیز و احبار کی ضیافت کرے اور تہائی حصہ جمع رکھے۔

جب یہ حصے مقرر ہو چکے تو اب کھال کے متعلق یہ مختار رہا خواہ بعینہ اپنے استعمال میں لائے خواہ غربا کو دیدے خواہ کسی اور مصرف خیر میں صرف کرے۔

**شبہ پنجم** مسجد کیلئے کھال متولی کو دینا گویا اوسے اپنا وکیل بنانا ہوا کہ متولی اوسے فروخت کرکے مسجد میں لگائے اور جب یہ خود فروخت نہیں کر سکتا تو وکیل کیونکر کرسکیگا

**ازالہ** اولاً نہ وکیل بنایا جاتا ہے نہ یہ مقصد ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات مضحی کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ متولی کون ہے۔ نہ خبر ہوتی ہے کہ متولی حامل شرائط وکالت ہے بھی یا نہیں۔ نہ اوسکا یہ مقصود کہ اسے خاص متولی ہی فروخت کرے۔ بلکہ بعض دفعہ

متولی صاحب موجود بھی نہیں ہوتے مضحی کھال لاکر حدود مسجد کے کسی گوشہ میں ڈال جاتا ہے اور اس سے کوئی مطلب نہیں ہوتا کہ اسے متولی فروخت کرے یا امام مسجد یا اہل محلہ بلکہ اسکا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ بعد فروخت مسجد میں لگ جائے ۔ ثانیاً فرض کرو کہ مضحی ہی کا وکیل سہی پھر جب مضحی خود کار خیر میں صرف کیلئے بیچ سکتا ہے جیسا کہ عالمگیری سے گزرا تو خود تمہارے قول سے بھی وکیل کا تصرف جائز ہوگا کہ خود مضحی کی بیع کہ عدم جواز وکیل کے تصرف کا عدم جواز تم نے ثابت کیا جب کار خیر کیلئے اسکی بیع جائز تو وکیل کا تصرف بھی نافذ ثالثاً بزعم باطل یونہی سہی کہ کار خیر میں صرف کیلئے بھی مضحی فروخت نہ کرسکے پھر تمہیں کیا نافع اور ہمیں کیا مضر کہ وکیل وہ تصرفات کرسکتا ہے جو کسی ممانعت کے باعث مؤکل نہ کرسکے در مختار میں ہے ۔

| | |
|---|---|
| وصح توکیل ........ | اور صحیح ہے وکیل کرنا ........ |
| ........ محرم حلالا | ........ |
| ببیع صید وان امتنع عنه المؤکل لعارض النهی ۔ | محرم کا غیر محرم کو شکار بیچنے کیلئے اگرچہ مؤکل عارضہ نہی کے باعث ممنوع ہے ۔ |
| ردالمحتار مصری کتاب الوکالہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۵ | |

**شبہ ششم** جب کھال مسجد میں دیدیگئی تو اب مسجد کی ملک ہوگئی اور ملک مسجد فروخت نہیں ہوسکتی ۔

**ازالہ** اولاً مضحی کا منشاء ہی اسے فروخت کرکے مصالح مسجد میں لگانے کا ہوتا ہے نہ کہ کھالوں کا مسجد میں انبار کرنا ثانیاً مسجد کے متولی کو اس قسم کے تصرفات کا حق ہوتا ہے اور اسکا تقرر انہیں اغراض کے تحت ہوتا ہے تاتارخانیہ میں ہے

ان اھل المسجد لو اتفقوا علی نصب رجل متولیا لمصالح المسجد فعند المتقدمین یصح ولکن الافضل کونہ باذن القاضی ثم اتفق المتاخرون ان الافضل ان لا یعلموا القاضی فی زماننا لما عرف من طمع القضاۃ فی اموال الاوقاف (شامی مصری کتاب الوقف جلد۳ ص[illegible]

بیشک اگر اہل مسجد نے اتفاق کیا ایک شخص کو مصالح مسجد کے لئے متولی بنانے پر تو متقدمین کے نزدیک صحیح ہے لیکن افضل یہ ہے کہ باذن قاضی ہو پھر متاخرین نے اتفاق فرمایا کہ قاضی سے معلوم نہ کریں ہمارے اس زمانہ میں جبکہ اموال اوقاف میں قضاۃ کی طمع پہچان لی گئی ۔

## بحر و نہر میں ہے

اذا اجتمعوا علی رجل وجعلوہ متولیا بغیر امر القاضی یکون متولیا

شامی مصری باب احکام مسجد جلد اول ص۶۱

اہل محلہ جب ایک آدمی پر متفق ہو گئے اور اوسے بغیر امر قاضی متولی بنا لیا وہ متولی ہو گیا ۔

ثالثا پوست اضحیہ ایسی ہی چیز ہے کہ جسے بیچکر ہی مسجد میں لگایا جانا ہے مسجد کا ڈول یا اسکی دریوں کی گوٹ تین چار یا دس پندرہ کھالوں سے اتمام پذیر ہو نگی نہ کہ اسقدر کثیر۔ اسکی نظیر مسجد کے پھل ہیں کہ انہیں بھی فروخت ہی کرکے انتفاع حاصل کیا جاتا ہے ۔ درمختار میں ہے ۔

غرس فی المسجد اشجار تثمر ان غرس للسبیل فلکل مسلم الاکل والا فتباع لمصالح المسجد

ردالمحتار مصری کتاب الوقف جلد۳ ص۵۴۵

مسجد میں درخت بوئے گئے جو پھل دیتے ہیں اگر نمازیوں کے کھانیکے لئے بوئے گئے تو ہر مسلمان کو ان کا کھانا روا ہے ورنہ انہیں مصالح مسجد کیلئے بیچا جائے گا ۔

**حضرت امام علامہ شامی قدس سرہ السامی اسکے تحت فرماتے ہیں**

| | |
|---|---|
| اذا لم یعرف الشرط ان یاخذ ھا المتولی لبیعھا ولیصرفھا فی مصالح الوقف (شامی مصری کتاب الوقف جلد ۳ صفحہ) | جب شرط نہ پہچانی گئی تو پھل متولی حاصل کرے اونہیں فروخت کرنے کیلئے اور مصالح وقف میں صرف کرے ۔ |

مصالح وقف مسجد کی تفصیل جلیل اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسالہ مبارکہ التحریر الجید فی حکم المسجد میں ہے من شاء فلیرجع الیہ

**شبہ ہفتم** جب گوشت کا صدقہ مستحبہ ہونے پر قیاس کرکے پوست کو صدقہ مستحبہ قرار دیا گیا تو پوست کو مسجد میں دیتے ہوئے دیکھکر گوشت کو بھی اوسپر قیاس کیا جائے اور گوشت بھی مسجد میں دیا جائے تاکہ اوسے بیچکر اوسکی قیمت مسجد میں لگا دی جائے ۔

**ازالہ** اولاً یہ قیاس مع الفارق ہے کیونکہ گوشت کھانیکی چیز ہے پوست کو کوئی مسلمان نہیں کھاتا ہے ثانیًا ہدیہ وضیافت احباب کا سلسلہ اس سے منقطع ہوتا ثالثًا عید اضحیٰ کے مبارک دن ضیافت الٰہیہ کے دن ہیں اس ضیافت کی قدر یوں بھی ہے کہ قربانی کے گوشت کو خرید وفروخت کئے بغیر استعمال کیا جاتا ہے رابعًا امراء کے دسترخوانوں پر ان دنوں میں گوشت پلاؤ اور کباب سیخ ہوتے اور غریبوں کی روٹی پر بھی۔ اسلام نے مساوات کا سبق پڑھایا خامسًا بیع گوشت کا مسئلہ خود علما میں مختلف فیہ ہے۔ لہذا احتیاطا اجتناب میں پائی گئی حضرت امام علامہ شامی قدس سرہٗ السامی فرماتے ہیں ۔

| | |
|---|---|
| لیس لہ بیعھا بمستھلك وان لہ | مضحی کو یہ حق نہیں کہ کھال اور گوشت مستہلک |

بیع الجلد بما تبقی عینه وسکت عن بیع اللحم للخلاف فیه ففی الخلاصه وغیرها لو اراد بیع اللحم لیتصدق بثمنه لیس له ذلك ولیس له فیه الا ان یطعم او یاکل

(شامی مصری جلد ۵ ص۲۸۵)

چیز کے عوض بیچے اور یہ حق حاصل ہے کہ جلد کو ایسی چیز کے عوض بیچ دے جو بعینہٖ باقی رہے، صاحب در مختار نے گوشت کی بیع سے اسلئے سکوت فرمایا کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے خلاصہ وغیرہ میں ہے اگر گوشت کے بیچنے کا ارادہ کیا تاکہ اسکی قیمت صدقہ کر دے اسکو یہ حق نہیں اور اس معاملہ میں اسکے لئے یہی حکم ہے کہ کھلائے یا کھائے

حتیٰ کہ وہ علما جو بیع لحم کے قائل ہیں خود انمیں بھی اختلاف ہے بعض نے فرمایا کہ گوشت کی بیع مستہلک چیز سے جائز ہے اور غیر مستہلک سے جائز نہیں اگرچہ مذہب صحیح یہی ہے کہ گوشت کی بیع بھی مستہلک سے جائز نہیں اور غیر مستہلک سے جائز ہے

### فتاوی ہندیہ میں ہے

لو اشتری بلحم الاضحیة جرابا لا یجوز ولو اشتری بلحمها حبوبا جاز ولو اشتری بلحمها لحما جاز قالوا، والاصح فی هذا انه یجوز بیع الماکول بالماکول وغیر الماکول لغیر الماکول ولا یجوز بیع غیر الماکول بالماکول ولا بیع الماکول لغیر الماکول

اگر اضحیہ کے گوشت سے جراب خریدی جائز نہیں اور اگر اس کے گوشت سے غلہ خریدا جائز ہے اور اگر اسکے گوشت سے گوشت خریدا جائز ہے علما نے فرمایا اس (طور) پر اس مسئلہ میں صحیح یہ ہے کہ ماکول کی بیع ماکول کے ساتھ جائز ہے اور غیر ماکول کی غیر ماکول کے ساتھ جائز اور غیر ماکول کی بیع ماکول کے ساتھ جائز نہیں اور نہ ماکول کی غیر ماکول سے فتاوی ظہیریہ

| | |
|---|---|
| ھکذا فی الظھیریۃ وفتاوی قاضیخاں<br>عالمگیری کتاب الاضحیہ باب سادس جلد ۵ ص ۳۰۱ | اور فتاویٰ قاضی خاں میں ایسا ہی ہے |

### حالانکہ خود اسی عالمگیری میں مذہب صحیح یہ بیان فرمایا گیا

| | |
|---|---|
| واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح حتی لا یبیعہ بما لا ینتفع بہ الا بعد الاستہلاک (عالمگیری کتاب الاضحیہ جلد ۵ ص ۳۰۱) | اور گوشت کا حکم، کھال کی طرح ہے مذہب صحیح میں یہاں تک کہ اسکو اس چیز سے نہ بیچے کہ جسے ہلاک کرکے نفع حاصل کیا جائے |

### علامہ شامی قدس سرہ السامی رد المحتار میں فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| والصحیح کما فی الھدایۃ وشروحھا انھما سواء فی جواز بیعھما بما ینتفع بعینہ دون ما یستھلک وایدہ فی الکفایۃ بما روی ابن سماعۃ عن محمد لو اشتری باللحم ثوبا فلا باس بلبسہ ۔<br>شامی مصری جلد ۵ ص ۲۸۶ | صحیح وہ ہے جو ہدایہ اور اسکی شرحوں میں ہے کہ گوشت و پوست جواز بیع میں یکساں ہیں اس چیز سے جسے بعینہ باقی رکھکر نفع حاصل کیا جائے بخلاف اس چیز کے کہ جسے ہلاک کرکے نفع اٹھایا جائے اور کفایہ میں اسکی اس دلیل سے تائید کی جو کہ ابن سماعہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ اگر گوشت کے عوض کپڑا خریدا گیا تو اسکے پہننے میں حرج نہیں |

اس اختلاف کے پیش نظر گوشت کا مسجد میں نہ دیا جانا ہی احتیاط ہے بخلاف پوست کے اوسکے لئے صریح جزیہ فتاوی عالمگیری سے شبہ دوم میں گزرا الو باعھا بالدراھم لیتصدق بہ جاز (انتہی)

**شبہ ہشتم** درمختار میں ہے ویتصدق بجلدھا قربانی کی کھال صدقہ کیجائے کیونکہ یہاں صدقہ کرنا بتایا گیا ہے لہذا صدقہ ہی کرنا ہوگا مسجد میں نہیں لگائی جاتی

S2880

اور نہ ہی کسی اور مصرف میں صرف کیجا سکتی ہے اس لئے صدقہ سے مراد صدقہ واجبہ ہی ہوتا ہے ۔

**ازالہ** یہ مانعین کا وہ چوٹی کا اعتراض ہے جو پاکستان سے لیکر ہندوستان تک اچھالا جا رہا ہے ۔ لہذا ہم بھی اسپر قدرے تفصیل سے کلام کریں اقول وباللہ التوفیق عبارت درمختار پیش کرنے میں حضرات مانعین نے تدبر سے کام نہ لیا ورنہ اس باب میں اسے پیش کرنے کی جرات ہرگز نہ کرتے اولاً صاحب درمختار اور اس کے ماتن صاحب تنویر الابصار یہاں بیان مستحبات فرما رہے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں ۔

(ویاکل من لحم الاضحیۃ ویؤکل غنیا ویدخر وندب ان لا ینقص التصدق عن الثلث) وندب ترکہ لذی عیال توسعۃ علیھم (وان یذبح بیدہ ان علم ذلک والا) یعلمہ (شھدھا) بنفسہ ویامر بالذبح کی لا یجعلھا میتۃ (وکرہ ذبح الکتابی ، اما المجوسی فیحرم لانہ لیس من اھلہ درر (ویتصدق بجلدھا)

ردالمحتار کتاب الاضحیہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ ۲۷۳

اور قربانی کے گوشت میں سے خود کھائے اغنیاء کو کھلائے اور جمع کر رکھے اور مستحب ہے کہ صدقہ تہائی سے کم نہ کرے اور مستحب ہے کہ تنگدست عیالدار اپنے عیال پر وسعت کی غرض سے صدقہ کو ترک کر دے اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جبکہ ذبح کرنا جانتا ہو اور اگر نہ جانتا ہو تو خود موجود رہے اور دوسرے کو ذبح کرنیکا حکم دے تاکہ ناواقف قربانی کو مردہ نہ بنادے کتابی کا ذبیحہ مکروہ ہے لیکن مجوسی کا ذبیحہ حرام ہو جائیگا کہ وہ اسکا اہل ہی نہیں یہ درر میں ہے اور قربانی کی جلد کو صدقہ کرے

ظاہر ہے کہ گوشت قربانی کا تناول کرنا اغنیاء کو کھلانا ذخیرہ کر رکھنا صدقہ تہائی

سے کم ہونا تنگدست عیالدار کا اپنے اہل کیلئے روک رکھنا اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا خود موجود رہنا انہیں سے ایک چیز بھی واجب نہیں تو کھال کا صدقہ کیونکر واجب ہوگیا۔ حالانکہ اسی ضمن میں اوسکا بھی بیان ہے ثانیاً اسی میں ویتصدق بجلدھا کے بعد فرمایا۔

او یجعل منه نحو غربال وجراب و قربة وسفرة ودلوا او یبدله بما ینتفع به باقیا لما مر لا بمستهلك

(رد المحتار مصری جلد ۵ صـ ۲۸۷)

یا اس کھال سے جراب مشک دسترخوان یا ڈول بنا لیا جائے یا اسکو ایسی چیز سے بدل لے جسکو باقی رکھتے ہوئے اس سے فائدہ حاصل کیا جا سکے جیسا کہ گذرا مستہلک چیز سے نہ بدلے۔

اس جزیہ کے باوجود یہ کہنا کہ کھال کسی اور کام میں نہیں آسکتی کسقدر دلیری ہے اور جب خود وہ اپنے استعمال میں لا سکتا ہے تو مسجد میں دینا تو کار خیر میں دینا ہے یہ کیونکر نا جائز ہوگا اگر اسکا تصدق صدقہ واجبہ ہوتا تو اپنے استعمال کی کہاں راہ تھی۔ ثالثاً اسی ویتصدق بجلدہا کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں۔

ویتصدق بجلدها وكذا بجلالها وقلائدها فانه یستحب اذا اوجب بقرة ان یجللها ویقلدها واذا ذبحها تصدق بذلك كما فی التاترخانیه

(شامی مصری جلد ۵ صـ ۲۸۷)

اور جلد کو صدقہ کرے ایسے ہی اسکے جھول اور ہار و گلوبند کو صدقہ کرے کہ بیشک یہ مستحب ہے کہ جب اپنے گائے واجب کی تو اسے جھول ہار گلوبند پہنائے اور جب اسے ذبح کی تو انکو صدقہ کردے جیسا کہ تاتارخانیہ میں ہے۔

لفظ کذا نے بتایا کہ جو حکم کھال اور جھول کے تصدق کرنے کا ہے وہی جلد کے تصدق کا اور یستحب سے ظاہر کہ یہ چیزیں اسے پہنانا بھی مستحب اور

اور بعد ذبح تصدیق بھی مستحب اس تصریح صریح کے بعد اسے صدقہ واجبہ ٹھہرانا خواہ مخواہ مطلب کو بگاڑنا نہیں تو اور کیا ہے خود حضرات مانعین نے آجتک ہار اور جھول کے وجوب تصدق کا فتویٰ صادر نہ فرمایا۔ اگر آج سے پہلے کوئی اس کے وجوب پر فتویٰ دیا ہو تو بتائیں لیکن اسکا ثبوت ضروری ہوگا کہ ان کا وہ فتویٰ اس تحریر کے مطالعہ سے قبل کا ہے۔ رابعاً صدقہ کے متعدد معنی ہیں کما لا یخفی من طالع کتب اللغات ان میں سے صرف ایک معنی خاص میں خلاف تصریحات فقہائے کرام اسے محصور کر دینا یقیناً انصاف سے بعید ہے خامساً لفظ صدقہ کا اطلاق صدقات مستحبہ پر خود قرآن عظیم واحادیث کریمہ و کلمات مفسرین کرام و محدثین عظام و فقہائے انام میں شائع و ذائع ہے قرآن حکیم میں ارشاد ہوا۔

| | |
|---|---|
| ان تبدوا الصدقات فنعما ھی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم (پارہ ۳ سورہ بقر) | اگر صدقات ظاہر کر کے دو تو اچھا ہے اور اگر چھپا کر فقراء کو دو تو تمہارے لئے سب سے اچھا ہے۔ |

سید المفسرین حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان تخفوھا کے تحت فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| تسروھا یعنی التطوع<br>تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس مصری ۲۱ | تخفوہا کے معنی یہ ہیں کہ اسکو چھپا کے دو یعنی صدقہ نافلہ کو۔ |

حضرت امام علامہ علاؤ الدین علی ابن محمد بن محمد ابراہیم بغدادی علیہ الرحمۃ تحت آیۂ کریمہ ان تبدوا الخ اظہار صدقہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

ای تظهروا الصدقات والصدقة ما یخرجه الانسان من ماله علی وجه التقرب فیدخل فیه الزکوٰة الواجبة وصدقة التطوع (تفسیر خازن شریف مصری جلد اول ص۲۱۳

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ صدقات ظاہر کرو اور صدقہ یہ ہے کہ انسان اپنے مال میں سے بغرض عبادت کچھ حصہ نکالے تو اس آیت میں زکوٰۃ واجبہ اور صدقۂ نافلہ دونوں داخل ہیں ۔

یہی علامہ ممدوح فہو خیر لکم کے تحت اخفائے صدقہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

یعنی الاخفاء الصدقة افضل من العلانیة وکل مقبول اذا کانت النیة صادقة واختلفوا فی المراد بالصدقة النافلة المذکورة فی الآیة فقال الاکثرون المراد بها صدقة تطوع واتفق العلماء علی ان کتمان صدقة التطوع افضل واخفاءها خیر من اظهارها ۔ تفسیر خازن شریف مصری جلد اول ص۲۱۲

اخفائے صدقہ اظہار صدقہ سے افضل ہے اور سب مقبول ہیں جب کہ نیت صالحہ ہو اور علمائے کرام نے صدقہ مذکورہ آیۂ کریمہ میں اختلاف فرمایا تو اکثر نے یہ فرمایا کہ اس سے مراد صدقات نافلہ ہیں اور علماء نے اس پر اتفاق فرمایا کہ صدقات نافلہ کا اخفاء ان کے اظہار سے افضل ہے ۔

حضرت امام علامہ ابو البرکات سیدی عبد اللہ ابن احمد ابن محمود النسفی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

قالوا المراد صدقات التطوع
تفسیر مدارک التنزیل علی ہامش الخازن جلد اول ص۲۱۲

علماء کرام فرماتے ہیں اس سے مراد صدقات نافلہ ہیں ۔

حضرت امام علامہ مفتی ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استاذ سلطان اورنگ زیب

عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیر آیہ کریمہ خذ من اموالھم صدقۃ رقمطراز ہیں۔

| | |
|---|---|
| الصدقة يحتمل صدقة نافلة والزكوٰة ۔ (تفسیرات احمدیہ مطبوعہ مجیدیہ پریس پارہ ۱۱ صفحہ ۲۴۵) | آیت میں لفظ صدقہ صدقۂ نافلہ اور زکوٰۃ پر محتمل ہے۔ |

احادیث کریمہ اس باب میں کثیر دوافر ہیں تبرکا چند احادیث کریمہ ذکر کریں ابو داؤد و طبرانی و بیہقی نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک جماعت صحابہ سے مرفوعا روایت کی کہ دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| حصنوا اموالكم بالزكاة وداوُوا مرضاكم بالصدقة واستقبلوا امواج البلاء بالدعاء والتضرع (کتاب الترغیب والترہیب علی ہامش المشکوٰۃ صفحہ ۱۳۱) | زکوٰۃ دیکر اپنے مالوں کی حفاظت کرو صدقہ دیکر بیماریوں کی دوا کرو۔ بلاؤں کی موجوں کا دعا و تضرع سے استقبال کرو۔ |

یہاں لفظ صدقہ کو زکوٰۃ کے بالمقابل ارشاد فرما کر اشارہ فرما دیا کہ صدقہ علاوہ زکوٰۃ بھی ہوا کرتا ہے اور سنئے صدقہ اور افضل صدقہ کونسا صدقہ تطوع ہے۔ ابو داؤد و نسائی نے حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے دربار رحمۃ اللعالمین میں عرض کی۔

| | |
|---|---|
| يا رسول الله ان ام سعد ماتت فاى الصدقة افضل قال الماء فحفر بيرا وقال هذه لام سعد مشکوٰۃ شریف مطبع نظامی دہلی صفحہ ۱۶۹ | یا رسول اللہ سعد کی ماں انتقال فرما گئیں تو کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا پانی تو انہوں نے کنواں کھودا اور فرمایا کہ یہ سعد کی ماں کیلئے ہے۔ |

نہ ہوئے حضرات مانعین اس زمانہ میں ورنہ اس کنوئیں پر ایک بورڈ لگا

دینے کہ اسکا پانی فقیر پیئے غنی نہ پیئے اسلئے کہ یہ صدقہ ہے اور صدقہ سے مراد صدقہ واجبہ ہی ہوتا ہے میں حضرات مالعین سے گذارش کرتا ہوں کہ اگر خیر سے حج کو تشریف لیجانا ہوگیا اور وہ مبارک کنواں نجدی کے دست برد سے محفوظ ملا تو آپ تو غالبًا اس کا پانی نوش نہ فرمائیں گے لیکن ہم تو انشاء اللہ الکریم خوب سیر ہوکر پیئیں گے۔ صدقہ نافلہ کے انکار نے آپ کو کیسے خسارہ میں رکھا۔ طبرانی نے باسناد حسن و امام بیہقی نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود حبر الامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جواد و کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| کل قرض صدقۃ | ہر قرض صدقہ ہے |
| (کتاب الترغیب والترہیب علی ہامش المشکوٰۃ ص۱۵۵) | |

ہر صدقہ کو اگر صدقہ واجبہ ہی مانا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ نہ کسی سے قرض لیجئے نہ کسی صاحب نصاب کو قرض دیجئے اور اگر کسی مفلس کو قرض دیں تو واپسی کا قصد نہ کیجئے کہ صدقہ دیکر پھر اسے خریدنے کی بھی ممانعت ہے چہ جائیکہ اسکی واپسی موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں ہے۔

| | |
|---|---|
| ان عمر ابن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فاراد ان یبتاعہ فسأل عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک۔ | حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو راہ خدا میں گھوڑے پر سوار کیا پھر وہ گھوڑا خریدنے کا قصد فرمایا حضور کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اس باب میں سوال کیا۔ فرمایا نہ اسے خرید نہ اپنا صدقہ واپس لے۔ |
| مسوی، مصفیٰ شرحین موطا مطبوعہ فاروقی دہلی جلد ۱ ص۲۱۶ | |

امام ترمذی بروایت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صاحب خلق عظیم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

تبسمك في وجه اخيك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر صدقة وارشادك الرجل في ارض الضلال صدقة ونصر الرجل الردي البصر لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وفراغك عن دلوك الى دلو اخيك لك صدقة

مشکوٰۃ شریف نظامی ص۱۶۷

اپنے (مسلمان) بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا صدقہ ہے نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے بھولے کو راستہ بتانا صدقہ ہے کم نگاہ والے کی مدد کرنا۔ صدقہ ہے راستہ سے پتھر کانٹا۔ ہڈی دور کر دینا صدقہ ہے اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا صدقہ ہے

ہر صدقہ کو صدقہ واجبہ بتانے والے حضرات غالبًا ان امور میں سے کسی امر پر عمل نہ کریں گے نہ کسی غنی کے ساتھ نہ اپنے اصول و فروع کے ساتھ یہ چار احادیث محض بطور نمونہ گزارش کی گئیں ورنہ تفصیل کیلئے دفتر طویل کی ضرورت ہے مفسرین کرام کے اقوال آیات کے تحت گزرے۔ محدثین عظام نے ان احادیث کے ابواب کا نام افضل الصدقہ رکھا اسیقدر کافی تھا لیکن مناسب ہے کہ آخر میں خاتم المحدثین حضرت علامہ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت پیش کی جائے۔ فرماتے ہیں۔

ایں بیان صدقہ واجبہ بود اما صدقہ تطوع

یہ صدقہ واجبہ کا بیان تھا لیکن صدقہ نفل

اگرچہ امر ایجابی بداں نہ کردے و بر ترک وعید نفرمودے اما اور الغایت دوست داشتے و بداں چنداں شاد شدے کہ بخلاء بشنیدن آں شاد شوند و ہر مقدار کہ در راہ حق صرف کردے آں را بسیار نشمردے و ہیچ کس چیزے از وے نخواستے الا اجابت کردے و بدادے و فرزدق شاعر در نعت وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفتہ است شعر

ما قال لا قط الا فی تشہدہ
لولا التشہد کانت لاءہ نعم

(مدارج النبوۃ شریف مطبوعہ نولکشور باب دہم در انواع عبادت نوع سوم زکاۃ وصل صدقہ تطوع جلد ا ۴۵)

اگرچہ اس کا حکم بطور وجوب نہ فرمایا نہ اسکے ترک پر وعید فرمائی لیکن اسے بغایت محبوب رکھتے تھے۔ اور اسقدر اظہار سرور فرماتے تھے کہ بخلاء لیکر خوش ہوتے ہیں اور جس مقدار میں راہ خدا میں صرف فرماتے اسے زیادہ نہ شمار فرماتے اور کوئی شخص کوئی چیز آپ سے طلب کرتا اگر آپ قبول فرماتے اور دیدیتے فرزدق شاعر نے آپکی نعت میں عرض کیا ہے شعر

تشہد کے علاوہ آپکے لب پر نہ لا آیا
تشہد گر نہ ہوتا آپ کا لا بھی نعم ہوتا
(نیر الحامدی)

فقہائے کرام کے یہاں بھی صدقہ کا اطلاق صدقۂ نافلہ پر موجود ہے جسکی عبارات اس رسالہ میں متعدد مقامات پر گذریں یہاں صرف دو عبارتیں خاص متعلقہ گوشت قربانی نقل ہیں۔

ویستحب ان لا ینقص الصدقۃ من الثلث

قدوری صفحہ ۲۳

مستحب یہ ہے کہ صدقہ تہائی سے کم نہ کرے۔

شامی میں ہے

| گوشت کا صدقہ صدقہ نافلہ ہے | والصدقۃ باللحم تطوع |
|---|---|
| | شامی جلد ۵ صـ۲۸۶ |

اس مختصر وضاحت کے بعد میں اپنے مسلک کی تصدیق وحصول برکت و قبولیت کی امید رکھتے ہوئے حضور پرنور اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہلسنت بریلوی قدس سرہٗ العزیز کا ایک فتوی مبارکہ پیش کرتا ہوں جنہیں علمائے عرب وعجم نے سراہا دعائیں دیں مجدد ہذا القرآن کے عظیم خطاب سے یاد فرمایا

عرفان شریعت حصہ دوم میں اعلحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سے متعلق دو فتوے شائع ہوئے پہلا صـ۱۶ پر دوسرا صـ۳۵ سے صـ۳۷ تک یہاں صـ۳۵ سے صـ۳۷ والا فتوی اپنی تمام ضیا باریوں کیساتھ نورافگن ہے وھوھذا

**مسئلہ** مفتیان کرام وفقہائے ذوی الاحترام کا اس بارہ میں کیا ارشاد ہے۔ زید کہتا ہے کہ جلد قربانی وعقیقہ مسجد ومدرسہ کے صرف میں آسکتی ہے۔ بکر کا قول ہے کہ کسی فقیر کو دیجائے کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقات کی تفصیل کلام الہی نے فرمادی انما الصدقات للفقراء الآیہ (سورۂ توبہ) اور حکم باری تعالیٰ ہے فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول لہذا کلام ربانی کیطرف رجوع کیگئی۔ نیز بکر کا بیان ہے کہ برتقدیر صحت قول زید اسکا ماخذ کہاں ہے امید کہ مسئلہ کی توضیح مع نقل عبارات فرمائی جائے بینوا وتوجروا۔

**الجواب** بیشک ہر منازعت میں اللہ ورسول ہی کی طرف رجوع لازم ہے مگر ہر ایک کو بلا واسطہ رجوع کی لیاقت کہاں۔ یہیں دیکھئے آیہ کریمہ میں صدقات

سے زکوٰۃ مراد کہ اسمیں ارشاد ہوتا ہے والعاملین علیھا اور بکر نے اسے قربانی وعقیقہ کو شامل کر دیا۔ یہ بھی نہ دیکھا کہ اس کے تو گوشت کی نسبت خود قرآن کریم میں ارشاد ہے فکلوا منھا اسمیں سے خود بھی کھاؤ۔ اب کہاں رہی صدقات کی وہ تفصیل جو اس آیہ کریمہ میں بالحصر ارشاد ہوئی تھی انما الصدقات للفقراء الایہ یہ بھی نہ سمجھا کہ عوام تک اسے قربانی کہتے ہیں نہ کہ صدقہ۔ تو ہر کار تقرب اسمیں روا و لہذا امام علامہ زیلعی نے شرح کنز الدقائق میں فرمایا لانہ قربۃ کالتصدق ہاں ہم نے خاص مسئلہ قربانی میں اللہ عزوجل کیطرف رجوع کی تو اس کا ارشاد پایا فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر خود اسمیں سے کھاؤ اور ضرورت مند فقیر کو کھلاؤ اطعام کے لفظ نے بتایا کہ تصدق ہی لازم نہیں اباحت بھی کافی ہے جو محض ایک قربت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف رجوع کی تو حضور کا ارشاد پایا فکلوا وادخروا واتجروا خود کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ثواب کا کام کرو رواہ ابوداؤد وغیرہ عن نبیشۃ الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد و مدرسہ دینیہ اہلسنت میں دینا بھی ثواب کا کام مثل اطعام اور اسی واتجروا کے حکم میں داخل ہاں اگر کوئی شخص اسکی جلد اپنے صرف میں لانے کی نیت سے روپیوں پیسوں کو بیچے تو بیشک قیمت اسکے حق میں خبیث ہوگی لانہ خرج من التمول کما نصوا علیہ وفی حدیث المستدرک من باع جلد اضحیتہ فلا اضحیۃ لہ وہ قیمت نہ مسجد میں دے نہ مدرسہ میں فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب بلکہ فقراء پر تصدق کرے کما ھو حکم المال الخبیث اور اگر نہ اپنے لئے بلکہ مسجد و مدرسہ یا کسی فقیر ہی کو دینے کیلئے روپوں پیسوں کو بیچے خود یہ خواہ متولی مسجد

ومدرسہ دونوں تعمیر بہر صورت جائز ہے اور وہ دام مدرسہ و مسجد میں صرف ہوسکتے ہیں کہ ممنوع تمول ہے نہ کہ تقرب وقد مر عن التبیین انہ قربۃ کالتصدق وتمام تحقیقہ فی رسالتنا الصافیۃ الموجبۃ حکم جلود الاضحیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

☆

الحمد للہ کلام اپنے اتمام کو پہنچا یہ سب میرے آقا و مولا سیدی وسندی و مرشدی حضور پرنور حجۃ الاسلام مرجع الانام مولانا الحاج الشاہ محمد حامد رضا خاں قبلہ علامہ بریلوی قدس سرہٗ القوی کے فیوضات باطنی کا پرتو ہے کہ جواب کی چند سطور نے صورت رسالہ اختیار کی لہذا اس کا نام الفیوضات الحامدیۃ فی تعمیر المساجد بجلود الاضحیۃ تجویز کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ مولی تعالیٰ میرے آقا کے فیوض وبرکات سے مجھ تہی داماں کو مالا مال فرمائے آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ وقاسم رزقہ سیدنا مولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین آمین

مورخہ ۱۹ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ دوشنبہ مبارکہ

کتبہ جیلانی رضوی حامدی جودھپوری غفر لہ القوی
الفقیر سید محمد ریاض الحسن

خطیب اعظم جامع مسجد اہلسنت و جماعت
امریکن ریلوے ورکشاپ
حیدرآباد سندھ پاکستان

رضوی حامدی جودھپوری
۱۳۶۸ھ
سید محمد ریاض الحسن جیلانی

# تصدیقات

## علمائے حیدرآباد سندھ

### تقریظ فقیہ امجد محدث ارشد مولینا مولوی ابوالمحامد سیّد محمد صاحب محدث اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ

حضرت مجیب خلیفۂ حجۃ الاسلام کی تحریر سے ایسے لوگوں کے وجود کا پتہ چلا جو جلد اضحیہ کے بارے میں اس تحقیق انیق کے خلاف ہیں، ورنہ کسی واقف دین پر نہ یہ پوشیدہ ہے کہ جلود اضحیہ کا تصدق صدقۂ نافلہ ہے اور نہ یہی پوشیدہ ہے کہ صدقات نافلہ سے مسجد کی خدمت بلاشبہ جائز ہے اور اسکے بعد پھر مسئلہ کا انکار جہل محض اور مسائل سے بے خبری کی دلیل ہے ھذا ماعندی والعلم عند اللہ تعالیٰ واللہ ورسولہ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

فقیر ابوالمحامد سید محمد اشرفی جیلانی غفرلہ ولوالدیہ ولمن لاحق علیہ

نزیل حیدرآباد سندھ

⁂

### تقریظ سراج طریقت عارف اسرار حقیقت حضرت مولینا مولوی حافظ سید احمد علیشاہ صاحب مرادآبادی ثم الوری نفع اللہ المسلمین بفیضانہ الصوری والمعنوی

رسالہ ہذا کو مختلف مقامات سے دیکھا مولینا موصوف نے بڑی عرق ریزی سے

کام لیا اور مسئلۂ ھذا میں بڑی تحقیق فرمائی بلاشک جلد اضحیہ مسجد میں اور مسجد کے مصارف میں صرف کرنا جائز ہے جبکہ ایک ذمی کافر کو دینا جائز بنائً علیہ مسجد و دیگر کار خیر میں بھی دینا جائز جیسا کہ علماء کی تصریحات سے ثابت

سیّد واحد علی

(نزل حیدرآباد)

☆

## تقریظ فاضل حزب الاحناف مفتی سکھر حضرت مولانا مولوی شمس الضحیٰ صاحب

جلود اضحیہ سے تعمیر مسجد جائز ہے اگرچہ قربانی کرنے والے نے خود ہی مسجد کے لئے فروخت کیا ہو اور اگر قربانی کرنے والے نے درہم و دینار وغیرہما کے عوض انتفاعات کیلئے قربانی کی کھال بیع کی تو اب اسے مسجد میں صرف نہیں کر سکتا اسکا مصرف صدقات واجبہ کا مصرف ہے۔

شمس الضحیٰ غفرلہٗ

نزل حیدرآباد سندھ

☆

## تقریظ مجاہد ملت حضرت علامہ محمد عبدالحامد صاحب قادری صدر جمعیۃ علمائے پاکستان کراچی

صورت مسئولہ میں جو جوابات حضرات علمائے اکابر نے تحریر فرمائے اس سے کلیتہً اتفاق ہے۔

عبدالحامد القادری ۱۰ رجب ۱۳۷۶ھ

صدر جمعیۃ علمائے پاکستان کراچی نزیل حیدرآباد

## تقریظ فاضل اجل حضرت مولوی احمد نورانی صاحب خلف الرشد مبلغ الاسلام علامہ شاہ عبدالعلیم صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و ناظم جمعیۃ علمائے پاکستان کراچی نزیل حیدرآباد

مبسلا و حامدا و محمدا جل و علا و مصلیا و مسلما لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم دلائل قاہرہ سے بحمداللہ صورت مسئلہ واضح تر ہے اسکے بعد بھی کچھ کہا جائے تو دلیل عدم تفقہ ہے حضرت الاخ الفاضل الجلیل نے اس اہم دینی خدمت کا تکملہ فرماکر اشد دینی ضرورت کو پورا فرمایا جزاہ اللہ عنا وعن سائر اھل السنۃ خیرالجزاء۔ رقمہ العبد الجانی احمد نورانی غفرلہ الباری

۱۷ر ۷ ۷۴ھ (نزیل حیدرآباد سندھ)

☆

## تقریظ حامی دین متین حضرت مولنا مولوی حافظ قاری مصلح الدین صاحب قادری رضوی خطیب مسجد جامع آخوند کراچی (نزیل حیدرآباد سندھ)

فاضل مجیب حضرت مولنا مفتی سید ریاض الحسن جیلانی حامدی رضوی نے چرم قربانی کے مساجد و مصارف خیر میں استعمال کے جواز حلت پر آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ و تصریحات فقہاء و ائمہ و تحقیقات انیقہ پر مشتمل جو رسالہ المسمی بالفیوضات الحامدیہ فی تعمیر المساجد بجلود الاضحیہ ترتیب فرمایا ہے فقیر نے اسے من اولہ الی آخرہ دیکھا ہر صاحب عقل و انصاف کیلئے یہ رسالہ مبارکہ عجالہ حق کی وضاحت کیلئے کافی وافی پایا ان کی تحقیق قابل تحسین و آفرین ہے مولیٰ تعالیٰ فاضل مجیب

کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات کو عام فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر حافظ مصلح الدین صدیقی قادری رضوی

نزیل حیدرآباد

* * *

الجواب صحیح ۔ فقیر محمد حسین غفرلہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام

المتوطن سکھر جھنگ بازار لائل پور و نزیل حیدرآباد سندھ

مورخہ ۳ رجمادی الاول ۱۳۷۶ھ

* * *

## تقریظ عالم نبیل فاضل جلیل خلیل العلماء حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خاں صاحب قادری

## صدر المدرس مدرسہ احسن البرکات حیدرآباد سندھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ الحمد اللہ الذی تستغنی بشکر الائہ الخلائق وتتجلی بنور کبریائہ المغارب والمشارق والصلاۃ والسلام علی حبیبہ وخلیلہ المبعوث الی کافۃ الامم من العرب والعجم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

اما بعد فانی قد طالعت الرسالة الرشیفة والقبالة الکریمة المسماة بالفیوضات الحامدیة فوجدتها بحمد اللہ تعالیٰ انها تنور النواظر وتنزهت البصائر مملوئة بالبینات الوافرة ومشحونة

بالدلائل المتکاثرۃ ۔ وللہ در المصنف حیث سعی فی قمع اوھام المتفقھین وقلع شبھات المترددین واتی ما یناسبہ المقام من القرآن واحادیث خیر الانام واورد فیھا اقوال العلماء وزینھا بمقالات الفقہاء فاختار ما ھو المختار ۔ واثر ما علیہ الابرار فھو بالمتابعۃ احق لان الحق بالاتباع حق ۔ کیف لا وقد صنفھا الفاضل الاجل والعالم الاکمل ذو الطبع الفھیم وصاحب فھم المستقیم اخی فی اللہ ذو المجد والجاہ حامی السنن ماحی الفتن مولانا المولوی السید الشاہ محمد ریاض الحسن القادری البرکاتی الرضوی فاللہ یجزیہ جزاء الحسن ۔ فطوبی ثم طوبی لمن اھتدی واولی ثم اولی لمن اتبع الھوی ۔ اللھم انی اعوذ بک من احداث الفتن الینا والیہ وتطاول اھل الجرأۃ علینا وعلیہ ربنا الیک انبنا وعلیک توکلنا والیک المصیر وصلی اللہ تعالی علی البشیر النذیر وعلی آلہ واصحابہ الی یوم لا ینفع فیہ جد ولا مال ولا بنون ونحن انشاء اللہ تعالی بکرمہ عز اسمہ تحت ذیل حبیبہ مستبشرون فرحون کتبہ بقلمہ العبد محمد خلیل خان القادری البرکاتی المارہری عفی عنہ ۲۶ من ربیع الآخر سنۃ ۱۳۷۳ من الھجرۃ القدسیہ

مہر مولنا موصوف

مہر دار الافتاء

## تقریظ حضرت مولنا مولوی سید محمد علی صاحب حامدی رضوی قادری انوری

## خطیب جامع مسجد نور پنجراپور حیدرآباد سندھ

۷۸۶/۹۲

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده وعلی اٰله الکرام وصحبه العظام اما بعد فما کتبه العالم المحقق والفاضل المدقق جامع المعقول والمنقول حامی السنن ماحی الفتن مفتی الزمن الحری اللقن والذکی الفطن حضرة مولنا المولوی السید محمد ریاض الحسن الجیلانی الرضوی الحامدی الجودفوری نفع الله المسلمین بفیضانه المعنوی والصوری فی هذه الرسالة المبارکة المنیفة الکریمة المسماة بالفیوضات الحامدیة فی تعمیر المساجد بجلود الاضحیة فقد وجدتها بالحجج القویة من الکتاب والسنن السنیه وبالدلائل الفقهیة الکثیرة الصحیحه فاثابه الله تعالی ثوابا کثیرا واجرا وفیرا یوما ولیلا مادامت الارض والسماء قاله بفمه ورقمه بقلمه عبدہ العاصی السید محمد علی القادری الرضوی عفا عنه ربه العلی القوی

مہر مولنا موصوف

## تقریظ فاضل مراد آباد حضرت مولنا حافظ محمد واصل صاحب خطیب مسجد پولیس ہیڈ کوارٹرز حیدر آباد سندھ

مبسملا وحامدا ومصلیا۔ امابعد ما قاله العلامة وافاده الفهامة حق صریح ومسلك صحیح لیٔق بالاعتماد وحقیق بالاستناد۔ وانا العبد الأمل کرمه ربه الکامل الشاه محمد واصل غفرله ربه لفضله العاجل خطیب المسجد الشریف فولیس هید کوارتر حیدر آباد سندھ

* * *

## تقریظ شیخ المشائخ عارف باللہ مولنا مولوی سید صبغۃ اللہ المعروف پیر ایرانی صاحب مدظلہ

(۱) ہر عمل یا مالے کہ در کار خیر بامید ثواب خالصًا لوجہ اللہ صرف شود صدقہ است

(۲) صدقہ یا از قسم واجب است مثل نذر، کفارہ، فطرہ، زکوٰۃ وغیرہ یا از قسم نافلہ (تطوع) است کہ قربتًا الی اللہ بامید اجر نیک اجرا میگردد۔

(۳) صدقات واجبہ مقدر وطریق خرچ آں معین ومستحقین آں مشخص ہست ودر صدقۂ تطوع اختیارات صدقہ دہندہ وسیعتر وتا صدی مصالح وقت بنا بر تشخیص وی ست۔

(۵) ہر کسی کہ قربانی واجب شدہ باشد (بشرطیکہ نذر نہ باشد) وقتیکہ خون حیوان در ذبح بدست صاحب آں یا بدست نائب آں جاری شد وجوب بعمل آمد۔ واما تقسیم گوشت وبکار آوردن پوست ودیگر اجزائے درونی ذبیحہ

باین وجه از صدقات نافله (تطوع) است که صاحب آں گوشت را در صرف اطعام خود و اہل بیت خود (لشمول والدین) و احباب (لشمول اغنیاء و سادات) و فقرا، قانع یا سائل وغیره میتواند در آرد اما پوست و دیگر اجزائے درونی ذبیحه را بقیاس گوشت عیناً بکار البسه و دیگر ضروریات خود یا اصدق یا جامعه میتواند در آرد نیز مختار است که قیمت آنرا یا عین آں را بیک یا چند مساکین مستحقین بسپارد یا در کارہائی خیر به صرف کند ماجور گردد۔

(۶) چونکه موضوع سوال "تعمیر المساجد بجلود الاضحیه" است گفته میشود که چاه آب در آوردن مریضخانه، یتیم خانه، مساجد وغیره ساختن یا تعمیر کردن از شمار صدقات نافله است لہذا پوست، اجزائے درونی ذبیحه قربانی را عیناً و قیمتاً به مصارف مذکوره (یا جہت آبادکاری مہاجرین بتقاضائے وقت کنونی) رسانیدن مانع اجر و ثواب نیست ۔

(۷) اگر صاحب صدقه مذکورات را بفروشد به نیت تملیک خود گویا قربانی نکرده است بلکه تجارت کرده است ۔

(۸) بنا بر مذکورات فوق چونکه موقعیت خرچ و طریق مصرف صدقات نافله در کمال، و نقص اجر و ثواب صاحب صدقه یقیناً اثر انداز میتواند بشود لہذا بنا بر مصالح وقت، باید موانع حصول حسنات را مرتفع سازند، و صدقات را به افضل ترین محل خرچ نمایند و از تعصب و ریا و بخل بپرہیزند تا عبادت و اخلاص صاحب صدقه از ہر شائبه مصئون و به کمال مقبولیت مقرون گردد۔

صبغت الله گنج بخش شاه پڑ- حیدرآباد (سندھ) مورخه ۳ ذیقعد الحرام ۱۳۶۷ھ

## تقریظ رئیس سندھ شیخ الاعظم مٹیاری شریف حضرت مولنا مولوی پیر غلام مجدد صاحب سرہندی

تحقیقیکہ جناب مولنا سید ریاض الحسن صاحب مدظلہٗ ، فرمودہ حقا کہ از دیگران مستغنی نمود اصل معاملہ در معاملہ تملیک است چونکہ مقرر است کہ پوستہائے اضحیہ در حکم صدقہ اند و مولنا موصوف در تحقیق خویش آنرا صدقہ نافلہ قرار دادہ اند پس لامحالہ جائز خواہد بود ھذا ما ظہر لی فی الباب

عبدہٗ غلام مجدد عفی عنہ وعن اسلافہ آمین

☆

## تقریظ عالم باعمل عامل بے بدل حضرت مولنا مولوی سید محمد علی صاحب آرم جے پوری مدظلہٗ

نحمدہٗ نصلی علی رسولہ الکریم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بحمد اللہ میں نے اس رسالہ فیض مقالہ کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ۔ اور ہر طرح قابل اعتماد پایا اسمیں اس مسئلہ کے متعلق کسی پہلو کو محتاج جواب نہ چھوڑا ۔ تمام شبہات لاحقہ اور اعتراضات متعلقہ کا کتب معتبرہ معتمدہ ۔ نیز احادیث صحیحہ سے بدلائل واضحہ و براہین قاطعہ اس خوبی سے ازالہ فرمایا گیا ہے کہ کسی حق پسند طبیعت کو گنجائش انکار ہی نہیں رہی ۔ مجھے خود بھی اسکے بعض جزئیات میں کچھ اختلاف تھا ۔ اور حضرت مصنف سے اُن کے متعلق تبادلہ خیالات بھی ہوا مگر اس عجالہ نافلہ سے اختلاف خود بخود ہی رفع ہوگیا ۔ مولیٰ تعالیٰ مصنف کی سعی مشکور فرمائیں اور اس رسالہ کو مقبول عام اور مطبوع طبائع اہل اسلام

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

حررہ السید مولوی محمد علی آرم جے پوری

☆

## تقریظ فاضل سندھ (پرنسپل اورینٹل کالج حیدرآباد سندھ) مولانا مولوی مخدوم امیر احمد صاحب

بلاشبہ اضحی کی کھالوں کا مسجد میں دینا اور ان کی قیمت سے مسجد کی تعمیر یا اسکے مصالح پر خرچ کرنا جائز ہے۔ حضرت محرر کی تحقیق قابل داد ہے فجزاہ اللہ خیرا

مخدوم امیر احمد عفی عنہ
(پرنسپل اورینٹل کالج حیدرآباد سندھ)

☆

فاضل مجیب نے بحمد اللہ تعالیٰ نہایت ہی تحقیق و تدقیق فرما کر مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے الحق یعلو ولا یعلیٰ

فقیر خاکپائے علماء پیرزادہ محمد شفیع غفرلہ الباری
فاضل مبارک پوری

☆

## تقریظ حضرت مولانا مولوی عبدالہادی صاحب بخاری خطیب و امام سندھ آئل ملز کالی روڈ حیدرآباد سندھ

قربانی کی کھال عند الضرورۃ مصارف مسجد میں جائز ہے۔

تصدیق سراج الفضلا مولنا مولوی محمد محمود صاحب قبلہ مفتی اعظم حیدر آباد سندھ
خلف الرشید حضرت مولنا مولوی شاہ محمد رکن الدین صاحب قبلہ الوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الجواب صحیح

محمد محمود غفرلہ

مہر شریعت

☆

تصدیق حضرت مولنا مولوی ابوالاسرار محمد عبداللہ صاحب قادری نعیمی فاضل مرادآباد
وسابق مفتی اٹاوہ و چتوڑ

الجواب موافق بالکتاب والمجیب مثاب

فقیر ابوالاسرار قادری نعیمی (حیدرآباد سندھ)

☆

تصدیق فاضل حزب الاحناف لاہور حضرت مولنا سید کاظم علی شاہ صاحب حسینی
خطیب جامع مسجد صدر حیدرآباد سندھ

الجواب حق والحق احق ان یتبع

سید کاظم شاہ حسینی

## تصدیق فاضل وصلے حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب خطیب ہوم اسٹیڈ حال حیدرآباد سندھ

قد اصاب من اجاب

فقیر محمد اسحٰق عفی عنہ (حیدرآباد)

☆

الجواب صحیح

قاضی حکیم سید قربان علی شاہ دہلوی ثم حیدرآبادی

☆

# تصدیقاتِ عُلمائے کراچی

## تقریظ رہبر شریعت مرشد طریقت گل گلزار رضویت حضرت بابرکت مولانا مولوی شاہ محمد ابراہیم خاں صاحب بریلوی مدظلہ نبیرۂ سیدنا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فقیر نے اس رسالہ کو سرسری نظر سے دیکھا سبحان اللہ ماشاء اللہ مولیٰ تعالیٰ مولانا موصوف کو علم و عمل و خدمت دین اور زیادہ عطا فرمائے آمین واللہ الموفق للصواب

فقیر ابراہیم رضا عفی عنہ

☆

## تصدیق حضرت مولٰنا عزیز احمد صاحب مداح الرسول بریلوی

الجواب صحیح

**فقیر عزیز احمد مدح الرسول رضوی بریلوی**

☆

## تصدیق جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولٰنا مولوی عبد المصطفیٰ صاحب

## فاضل جامع ازھر مصر

تعمیر مسجد و مدرسہ کیلئے قربانی کی کھال دینا جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

**محمد عبد المصطفیٰ الازہری غفرلہ (صدر المدرسین جامعہ رضویہ ہارون آباد ریاست بھاولپور**

☆

## عمدۃ الفقہاء زبدۃ الفضلاء حضرت مولٰنا مفتی محمد صاحبداد صاحب

## مفتی اعظم پاکستان

ھو الملھم للسداد۔ محترم مجیب کی تحقیق مدلل واضح ہے کہ تعمیر مسجد و مدارس دینیہ میں قربانی کی کھالیں دینا بلاشبہ جائز و مستحسن ہے اسکی فروخت شدہ قیمت بھی مسجد و مدارس میں دینا جائز ہے۔ اسے زکوٰۃ کے صدقہ واجبہ کے مصرف پر قیاس کرنا فقہی تدبر سے بعید ہے واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد صاحبداد عفی عنہ

از مرکزی دار الافتاء جمعیۃ علمائے پاکستان کراچی

شنبہ ۲۷ ربیع الاول شریف ۱۳۷۴ء مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء

مہر شریف

☆

تصدیق فاضل جلیل عالم اکمل حضرت مولنا مفتی ظفر علی صاحب تلمیذ رشید حضرت صدر الشریعہ

مصنف بہار شریعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قربانی کی کھالیں مسجد و مدرسہ کے استعمال میں آسکتی ہیں۔

ظفر علی دار العلوم مجددیہ فیروز شاہ اسٹریٹ آرام باغ کراچی

☆

تصدیق عمدۃ الفضلا، حضرت مولنا مولوی محمد عبد المتین صاحب فتحپوری فاضل جامعہ عربیہ ناگپور

الجواب صحیح ۔

فقیر محمد عبد المتین قادری فتحپوری غفرلہ فاضل جامعہ عربیہ ناگپور

☆

استاذ الفضلا، حضرت مولنا مولوی قاضی زین العابدین صاحب دھلوی مفسر القرآن پاکستان مسجد رنچھوڑ لائن کراچی

المجیب المصیب

قاضی زین العابدین دہلوی

☆

تصدیق۔ استاذ العلماء، حافظ الحدیث حضرت مولنا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی
تلمیذ رشید حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ

الجواب صواب والمجیب مثاب

کتبہ المعتصم بذیل النبی الامی
عمر النعیمی

☆

تصدیق۔ فاضل جلیل حضرت مولنا مولوی ابو الارشاد عبد الحق صاحب
خطیب اعظم مسجد دام والی رنچھوڑ لائن کراچی

الجواب صحیح عندی۔

افقر الی اللہ ننگ اسلاف ابو الارشاد عبد الخالق غفرلہ
خطیب مسجد بادام والی رنچھوڑ لائن کراچی مدلہ

☆

تصدیق فاضل ابن فاضل فقیہ ارشد حضرت مولنا مولوی محمد مسعود احمد صاحب
خطیب اعظم صابری مسجد رنچھوڑ لائن کراچی

اصاب من اجاب

محمد مسعود احمد عفی عنہ الدھلوی
(خلف الرشید حضرت مولنا شاہ کرامت اللہ صاحب علیہ الرحمہ)

☆

# تصدیقات علمائے لاہور

## تقریظ۔ رئیس الفقہاء، استاذ العلماء، علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب ناظم و مفتی اعظم حزب الاحناف لاہور پاکستان

حامداً و مصلیاً و مسلماً و مبسملاً

بلاشبہ پوست انجیہ بعد اراقۃ الدم خود بھی بجنسہ استعمال کرسکتا ہے اور بطور ہدیہ اور تحفہ دوست احباب عزیز و اقارب فقیر و غنی حتّٰی کہ سادات کرام اور جملہ بنی ہاشم کو بھی دے سکتا ہے اور بہ نیت تصدق فروخت کرکے اس کے دام مدارس و مساجد و مقابر و جملہ مصارف خیر میں اصالۃً یا وکالۃً خرچ کرسکتا ہے جس کی کما حقہ تفصیل علامۂ زماں محقق دوراں حضرت ملک العلماء مولوی ظفر الدین صاحب مدظلہ العالی نے فتاوی مبارکہ میں فرما دی ہے اسکے بعد کسی توضیح اور تفصیل کی حاجت نہیں سمجھتا۔ ہاں چرم قربانی اگر بہ نیت تمول و تملک کہ خود ان پیسوں کا استعمال کروں گا۔ فروخت کرنے کے بعد ان پیسوں کا تصدق علی الفقراء واجب ہوجاتا ہے نہ پیسے کسی مدرسہ و مسجد میں بغیر حیلۂ شرعی صرف کرنا جائز نہیں۔ فقیر نے مجیب لبیب کی تحقیق انیق بھی ملاحظہ کی بفضلہ مسلک علماء اہل سنت و مذہب حنفی کے مطابق پائی۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ ناظم و مفتی اعظم دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور پاکستان
مہر شریعت دار الافتاء

## تقریظ تاج العلماء جامع شریعت وطریقت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان لاہور خطیب اعظم مسجد وزیر خاں لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چرمہائے قربانی کو تعمیر مسجد میں دینا یا اوسکی قیمت سے مسجد کی تعمیر قلعی اور شکست وریخت کرانا مسجد کی ضروریات بوریا چٹائی مصلا رسی ڈول خدام مسجد کی تنخواہ وغیرہ سب جائز ہے۔ اس لئے کہ اضحیہ کا حکم ذبح تک وجوب کا ہے۔ گوشت پوست اضحیہ واجب نہیں بلکہ محض نافلہ ہے بنا بریں اس سے افضل ضروریات مسجد پورے کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ یہ مصرف گشتی مولود سے افضل ہے۔ فرضی شفا خانہ جنمیں زیادہ خرچ ملازمین پر ہوجاتا ہے مسجد بہتر ہے۔ ھذا ما عندی فقیر ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

☆

## تقریظ۔ حامی سنت ماحی بدعت مصلح اعظم حضرت مولنا مولوی ابو الرشید محمد عبد العزیز صاحب خطیب جامع مزنگ لاہور

مبسملا وحامدا ومصلیا۔ احقر نے رسالہ الفیوضات الحامدیہ فی تعمیر المساجد بجلود الاضحیہ من اولہ الی آخرہ لفظ بہ لفظ حرف بحرف پڑھا مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ کیوں نہ ہو اس کا ماخذ کتب معتبرۂ متداولہ احناف کرام ہے (کثرھم اللہ سوادھم) مولنا المکرم نے بدلائل قاہرہ وبراہین ساطعہ ثابت کیا ہے کہ چرم قربانی کو تعمیر مسجد میں صرف کر سکتے ہیں ہاں (پنجاب) میں بعض جگہ آئمہ مساجد جنکی کوئی تنخواہ یا وظیفہ مقرر نہیں ہوتا۔ عید الفطر پر فطرانہ اور عید اضحی پر چرم قربانی وغیرہ ہی ان کا وظیفہ ہوتا ہے وہ اس سے مستثنی ہیں

المعہود کالمشروط

انا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابو الرشید محمد عبد العزیز اصلح اللہ حالہ ومالہ خطیب جامع مزنگ لاہور صانہا اللہ عن الجور بعد الکور (عزیز منزل متصل تکیہ نور شاہ مرحوم)

☆

## تقریظ جامع معقول ومنقول حضرت مولنا مولوی محمد مہر الدین صاحب فاضل ومدرس دار العلوم حزب الاحناف لاہور

قربانی کی کھالیں صدقہ نافلہ ہونے کی حیثیت سے مساجد وغیرہ میں استعمال کی جاسکتی ہیں واللہ تعالی اعلم بالصواب ۔

محمد مہر الدین مدرس حزب الاحناف لاہور پاکستان

☆

## تقریظ حضرت مولنا مولوی غلام رسول صاحب فاضل دار العلوم حزب الاحناف لاہور

مسجد ومدرسہ میں قربانی کی کھال دینا یا اس غرض سے فروخت کرکے قیمت دینا جائز ہے ۔ بغرض تملک فروخت کرکے قیمت دینا ناجائز ہے بلکہ فقراء پر تصدق کرے ۔ فاضل مجیب کا خلاصۂ جواب درست ہے ۔ واللہ اعلم ورسولہ

الفقیر غلام رسول قادری رضوی غفرلہ مدرس دار العلوم حزب الاحناف لاہور

☆

## تصدیق حضرت مولنا مولوی سید محمود احمد صاحب رضوی خلف الرشید علامہ ابو البرکات سید احمد صاحب ناظم ومفتی اعظم دار العلوم حزب الاحناف پاکستان لاہور

الجواب صحیح ۔ سید محمود احمد رضوی مدیر رسالہ رضوان لاہور

## تصدیق حضرت مولنا مولوی محمد خلیل احمد صاحب خلف الرشید علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب صدر مرکزی جمیعۃ علمائے پاکستان لاہور

الجواب صحیح ۔

**سید محمد خلیل احمد قادری نائب ناظم مرکزی جمیعۃ علمائے پاکستان لاہور**

☆

## تصدیق حضرت مولنا مولوی مخدوم غلام معین الدین صاحب نعیمی مرادآبادی

اصاب من اجاب

**مخدوم غلام معین الدین نعیمی مرادآبادی**

☆

# تصدیقاتِ علمائے لائلپور

## تقریظ فقیہ العصر فرید الدھر حضرت مولنا مفتی اعظم علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الرؤف الرحیم ونبیہ الکریم الحلیم وعلی آلہ واصحابہ وحزبہ اجمعین۔ امابعد فقیر نے رسالہ الفیوضات الحامدیہ دیکھا۔ مسلک صحیح وصواب پر مشتمل پایا۔ رسالہ مبارکہ کے مولف عزیزم محترم فاضل نوجوان واعظ خوش بیان مولنا مولوی سید ریاض الحسن صاحب حامدی رضوی

خطیب جامع مسجد امریکن کوارٹر حیدرآباد سندھ سلمہ نے خوب تحقیق فرمائی ہے اور دلائل کثیرہ سے قول محقق کی توضیح وتثویب فرمائی ہے۔ مولیٰ عزوجل تبارک و تعالیٰ عزیز موصوف سلمہ کو مزید خدمت دین متین کی توفیق خیر رفیق عطا فرمائے اور اہلسنت وجماعت کیلئے سرچشمہ فیض بنائے۔ دیوبندیوں۔ وہابیوں کے امام ثانی نام کے مولوی رشید احمد دیوبندی گنگوہی نے یہ فتویٰ دیا کہ قربانی کی کھال صدقہ واجبہ ہے۔ لہذا فقرا پر اسکا تصدق واجب ہے مسجد میں نہیں لگا سکتے۔ دیوبندی مولوی جو کہتے ہیں کہ مسجد میں قربانی کی کھال کا لگانا ناجائز ہے۔ اون کا ماخذ دیوبندیکا امام کا یہ فتویٰ ہے۔ ہمارے نزدیک دیوبندی گنگوہی کا یہ فتویٰ صحیح نہیں غلط ہے اور دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتوے کثرت سے غلط ہیں اسکو خلاف تحقیق فتویٰ دینے کی عادت تھی۔

اس مسئلہ کی تحقیق میں امام اہلسنت اعلحضرت عظیم البرکتہ مجدد دین وملت بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے ایک رسالہ جلیلہ تحریر فرمایا جو ابھی غیر مطبوعہ ہے فتاوی رضویہ کی مجلدات میں مرقوم ومحفوظ ہے اور بھی علمائے کرام اہلسنت وجماعت نے اس مسئلہ کے متعلق قلم اٹھایا اور تحقیق فرمائی جس سے دیوبندی مفتی مغلوب ہوئے اور غلط فتوے دیکر نادم ہوئے مگر دیوبندی کی ضد اور ہٹ اور مرغے کی ایک ٹانگ کی رٹ مشہور ہے۔ غلطی سے رجوع نہ کرنا اور حق کو قبول نہ کرنا ان کی دیرینہ فطرت ہے مگر ہمارا کام تو سمجھانے سے ہے سمجھائے جائیں گے۔ یہ رسالہ مبارکہ الفیوضات الحامدیہ بھی اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے کافی ووافی ہے۔ مولیٰ عزوجل حق پر قائم رہنے حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے واللہ تعالیٰ ھو الموفق

وھو تعالیٰ اعلم

فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہ قادری چشتی رضوی خادم اہلسنت وجماعت

۱۲ رجب المرجب ۱۳۷۴ھ

*

## تصدیق فاضل اجل حضرت مولٰنا مولوی ابوالانوار محمد مختار صاحب

الجواب صحیح وصواب واللہ تعالیٰ اعلم

ابوالانوار محمد مختار احمد غفرلہ

*

## تصدیق فاضل اجل حضرت مولٰنا مولوی ابوشاہ محمد عبد القادر صاحب مہتمم جامعہ شریفہ

الجواب صحیح والمجیب نجیح

الفقیر ابوالشاہ محمد عبد القادر غفرلہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور

*

## تصدیق عالم نبیل حضرت مولٰنا مولوی ابوالکامل حافظ نواب الدین صاحب مفتی جامعہ شریفہ

الجواب صحیح والمجیب انیق ،

الفقیر ابوالکامل حافظ نواب الدین غفرلہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار لائلپور

*

## تصدیق عالم اجل حضرت مولٰنا مولوی ابو سعید محمد امین صاحب مفتی جامعہ شریفہ

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب

الفقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ مدرس جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور

**عالم جلیل حضرت مولنا مولوی ابو النور محمد احسان الحق صاحب مدرس و مفتی جامعہ رضویہ**

الجواب صحیح و المجیب نجیح

الفقیر ابو النور محمد احسان الحق غفرلہ قادری رضوی خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور

☆

**فاضل نوجوان عالم جلیل الشان مولنا مولوی محمد ابراہیم خوشتر صاحب حامدی صدیقی بریلوی فاضل جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور**

الجواب هو الجواب من اجاب فقد اصاب ۔

محمد ابراہیم خوشتر الحامدی صدیقی بریلوی

☆

## فتوی شریفہ

فاضل ابن فاضل مفتی ابن مفتی رئیس الخطباء حضرت مولنا و علامہ الحاج ابو النور محمد بشیر صاحب قبلہ دامت برکاتہم (شیر پنجاب) کوٹلی لوہاراں مغربی (ضلع سیالکوٹ)

**سوال** :- قربانی کی کھالیں تعمیر مساجد میں صرف کیجائیں تو جائز ہے یا نہیں اور جو شخص زیر تعمیر مسجد میں ان کھالوں کو صرف کرنے سے روکے اوسکے لئے کیا حکم ہے ۔

(حضرت) اختر الحامدی حیدر آباد سندھ

**جواب** :- جائز ہے اور جو صاحب روکتے ہیں غالباً وہ اسے زکوٰۃ کی مثل اور صدقہ سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔ زکوٰۃ کا دیدینا ضروری ہے اور قربانی کی کھال خود بھی رکھ لینا جائز ہے ۔ خود رکھنے یا کسی کو دیدے ہر طرح جائز ہے ۔ بنا بریں اگر یہ کھال کسی ایسے شخص کو دیدی گئی جس نے مسجد کی تعمیر میں اُسے خرچ کر دیا تو ایمیں ناجائز ہونیکی کوئی وجہ نہیں

(رسالہ ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں مغربی جلد دوم عدد ۵ ماہ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ ص ۱۸)

# تائیدی فتاوے اکابر علماء کرام

نقل فتویٰ مبارک حضرت ملک العلما فاضل بہاری مولانا محمد ظفر الدین صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے متعلق کہ چرم قربانی تعمیر مسجد و دیگر مصارف مسجد میں صرف ہو سکتی ہے یا نہیں بینوا توجروا

المستفتی بندو میاں، امریکن کوارٹرز حیدرآباد سندھ
مورخہ ۳ ربیع الاول شریف ۱۳۷۱ھ

## الجواب

بلاشبہ پوست اضحیہ کو تعمیر مسجد میں دینا اور اس سے مسجد کی تعمیر تعلی مرمت کرنا اسکے لئے جانماز۔ بوریا۔ چٹائی۔ لوٹے۔ رسی۔ ڈول۔ جھاڑو۔ چراغ۔ میٹھا تیل موم بتی خریدنا مسجد کیلئے حدود حرم سے باہر کنواں۔ غسلخانہ استنجا خانہ پائخانہ امام موذن۔ جاروب کش کو مسجد کی تنخواہ دینا سب کچھ جائز و درست ہے اسلئے کہ پوست اضحیہ کا صدقہ واجب نہیں بلکہ نافلہ ہے اگر صدقہ واجبہ ہوتا تو مثل زکوٰۃ و صدقہ اپنے نفس و عیال پر اسکا صرف کرنا یا کسی غنی یا ذمی کافر کو دینا ہرگز

جائز نہونا۔ عالمگیری جلدہ میں ہے ولیس للمتصدق ان یاکل صدقتہ
ولا ان یعطی غیرہ من الاغنیاء ہدایہ میں ہے ولا یجوز ان یدفع
الزکوٰۃ الی ذمی حالانکہ گوشت اضحیہ خود کھانا اغنیاء کو کھلانا پوست اضحیہ
کو بعینہ اپنے مصرف میں لانا یا اغنیاء یا ذمی کو دینا جائز ہے۔ فتاوی غیاثیہ پھر فتاوی
ہندیہ میں ہے ویھب منھا (ای من الاضحیۃ) ما شاء للغنی والفقیر
والمسلم والذمی فتاوی عالمگیریہ میں تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق سے
ہے ویتصدق بجلدھا او یعمل منہ غربال وجراب ولا بأس بان
ـــــ یشتری بہ ما ینتفع بعینہ مع بقائہ استحسانا وذلک مثل
ماذکرنا (الی قولہ) ولو باعھا بالدراھم لیتصدق بھا جاز لانہ
قربۃ کالتصدق کذا فی التبیین وھکذا فی الھندیہ والکافی بعض
حضرات کا ویتصدق بجلدھا سے صدقہ واجبہ سمجھنا اور صرف تملیک یا اباحت
فقرا پر اقتصار کرنا معانی تصدق کی تخصیص پر مبنی ہے۔ اسلئے کہ صدقہ بہت
سے معانی پر اطلاق کیا جاتا ہے تو خلاف تصریحات علماء ایک معنی خاص پر اسے
محمول کرنا قطعا من گھڑت ہے ما انزل اللہ بھا من سلطان صدقہ کے
معنی کار خیر میں صرف کرنا یعنی وہ کام کرنا جس سے اجر و ثواب ہو اور ظاہر ہے
کہ مسجد بنانا بحکم حدیث شریف باعث اجر کثیر و ثواب جزیل ہے۔ سرکار دو عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من بنی للہ مسجدا ولو کمفحص قطاۃ
بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ رواہ الامام الاعظم فی مسندہ والامام
احمد فی مسندہ وزاد بعضھا بعد قولہ قطاۃ والشیخان والترمذی

وابن ماجه وغیرھم فی غیرھا بالفاظ متقاربة مختصرا من رسالتی اعلام الساجد بصرف جلود الاضحیة الی المساجد والتفصیل والادلة فیها فلیطالعها من شاء واللہ تعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم

محمد ظفر الدین قادری رضوی
ملک العلماء فاضل بہاری

کتبہ عبدہ العاصی محمد ظفر الدین الرضوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

# فتوٰی مبارکہ آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ عیدگاہ کی تعمیر اور قبرستان کی حفاظت ونگرانی کیلئے کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ جو امور بلا خدمات انجام دے رہی ہے اور رفاہ عام کہکر چندہ بھی وصول کرتی رہی۔ اب عیدگاہ اور قبرستان کے کام اتنے بڑھ گئے ہیں کہ وقتی چندہ کی رقوم ناکافی ہے اسی لئے کمیٹی کی خواہش ہے کہ ان خدمات کو انجام دینے کیلئے بقرعید کے موقع پر چرم قربانی کو اہتمام کے ساتھ جمع کرایا جائے اور ان کی رقوم سے تعمیر عیدگاہ وحفاظت قبرستان کے کاموں کو انجام دیا جائے۔ کیا شرعی نقطہ نگاہ سے یہ صورت جائز ہے یا نہیں۔ امید کہ مدلل مفصل جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

چودھری عابد حسین

## الجواب

قربانی کے گوشت پوست وغیرہ کا صدقہ کرنا واجب نہیں۔ شریعت نے قربانی کے جانور میں تین جہتیں معین فرمائی ہیں۔ اکل، ادخار اور ائتجار۔ یعنی کھانا، اسکو باقی رکھتے ہوئے نفع اٹھانا اور ثواب کا کام کرنا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کلوا وادخروا وائتجروا کھاؤ اور باقی رکھتے ہوئے نفع اٹھاؤ اور ثواب کا کام کرو۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے فکلوا منها واطعموا البائس الفقیر تو انمیں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ نیز ارشاد ہے فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔ ہدایہ میں ہے الجهات ثلاث الاکل والادخار لما روینا والاطعام لقوله تعالی واطعموا القانع والمعتر۔ امر کا صیغہ (یعنی اطعموا) وجوب کیلئے نہیں ہے بلکہ ندب کیلئے ہے چنانچہ تفسیرات احمدیہ میں ہے الامر فی قوله تعالی واطعموا للندب وقد صرح البیضاوی بانه للوجوب رعایة لمذهبه تو ثابت ہوا کہ قربانی کے جانور کا کوئی جز خواہ گوشت ہو یا پوست صدقہ کرنا واجب نہیں ہے۔ ولہذا جوہرہ نیرہ میں تصریح ہے کہ الصدقة بلحمها بعد الذبح مستحب لیس بواجب حتی لو لم یتصدق به جاز۔ ذبح کے بعد قربانی کا گوشت صدقہ کرنا مستحب ہے واجب نہیں لہذا اگر صدقہ نہ کرے تو جائز ہے رد المحتار میں ہے التصدق باللحم تطوع کہ گوشت کا صدقہ کرنا مستحب ہے۔ عالمگیری میں ہے اللحم بمنزلة الجلد فی الصحیح گوشت و پوست کا حکم ایک ہے۔ تو جب گوشت کا صدقہ کرنا واجب

نہیں تو پوست کا صدقہ کرنا بھی واجب نہیں امام برہان الدین مرغینانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہدایہ میں فرماتے ہیں یتصدق بجلدها لانہ جزء منها کہ قربانی کے جانور کی کھال صدقہ کیے اسلئے کہ وہ قربانی کے جانور کا ایک جز ہے جو دوسرے جز یعنی گوشت کا حکم ہے وہی پوست کا حکم ہے یعنی اوسکا صدقہ کرنا مستحب ہے نہ کہ واجب۔ اون لوگوں کا فہم تعجب خیز ہے جو ہدایہ کی عبارت لانہ جزء منها سے نظر بند کرکے اوسکی عبارت ویتصدق بجلدها سے یہ سمجھتے ہیں کہ پوست قربانی کا صدقہ کرنا واجب ہے محقق علی الاطلاق بالغ مرتبہ اجتہاد امام ابن الہمام صاحب فتح القدیر علیہ رحمۃ المولی القدیر کتاب الحج باب الہدی میں ارشاد فرماتے ہیں وجملۃ الکلام فیہ ان الدماء نوعان۔ ما یجوز لصاحبہ الاکل منہ وهو دم المتعة والقران والاضحیة وهدی التطوع اذا بلغ محلہ وما لا یجوز وهو دم النذور والکفارات والاحصارات وکل دم یجوز لہ الاکل منہ لا یجب علیہ التصدق بہ بعد الذبح لانہ لو وجب بطل حق الفقراء بالاکل وکل دم لا یجوز لہ ان یاکل منہ یجب علیہ التصدق بہ بعد الذبح الخ حاصل اسکا یہ کہ ذبح کے بعد قربانی کے جانور کا صدقہ واجب نہیں ہے کہ اگر اسکا صدقہ کرنا واجب ہو تو خود اپنے تصرف میں لانا جائز نہ ہوگا اسلئے کہ اسکو اپنے تصرف میں لانے سے فقراء کی حق تلفی لازم آئے گی۔ مگر خود اپنے تصرف میں اسکو لانا جائز ہے تو معلوم ہوا کہ اوسکو صدقہ کرنا واجب نہیں۔ اور یہ کون نہیں جانتا کہ جسطرح قربانی کا گوشت اپنے تصرف میں لانا جائز ہے اسکا پوست بھی اپنے تصرف میں لانا جائز ہے مثلاً اوسکا ڈول۔ مشک۔ موزہ۔ جوتا وغیرہ بنا کر خود

اپنے تصرف میں لانا یا اسکو کپڑے اور جوتے وغیرہ ایسی چیزوں سے بدل لینا جو استعمال سے باقی رہنے والی ہو جائز ہے جسکی تصریحات سے مذہب کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ تو جو پوست قربانی کا صدقہ واجب بتاتا ہے وہ تصریحات مذہب کے خلاف اگر اپنے میں ایسی جرأت نہ پائے تو اپنے قول سے رجوع کرے اور مان لے کہ پوست قربانی کا صدقہ کرنا واجب نہیں ہے بحمدہ تعالی روز روشن کیطرح واضح ہوگیا کہ قربانی کے گوشت و پوست وغیرہ کسی جز کا صدقہ کرنا واجب نہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ قربانی کے جانور سے جو قربت مقصود ہے وہ ایام مخصوصہ میں لوجہ اللہ اسکو ذبح کرنے سے ادا ہو جاتی ہے اور قربت کی ادائیگی اسکے کسی جز کے صدقہ کرنے پر موقوف نہیں رہتی۔ ولہذا جو جانور قربانی کی نیت سے خرید کیا گیا ہو وہ ایام مخصوصہ میں لوجہ اللہ ذبح کئے جانے سے قبل اسکے کسی جز سے انتفاع یہاں تک کہ اسکے گوشت سے اسکے دودھ سے اور اسکے بال سے بھی جائز نہیں کہ قربت کی نیت اوس کے ہر جز سے متعلق ہے اور ایام مخصوصہ میں لوجہ اللہ ذبح کئے جانے کے بعد اسکے کسی جز کا صدقہ کرنا واجب نہیں اور اسکے ہر جز سے انتفاع جائز ہے۔ اب اس کے گوشت سے بھی انتفاع جائز ہے اور اسکے پوست سے بھی انتفاع جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ولو اشتری شاۃ الاضحیہ یکرہ ان یحلبها او یجز صوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلا یحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة فیها کما لا یحل له الانتفاع بلحمها اذا ذبحها قبل وقتها الی واذا ذبحها فی وقتها جاز له ان یحلب منها و یجز صوفها و ینتفع به

لان القربۃ اقیمت بالذبح والانتفاع بعد اقامۃ القربۃ کالاکل
کن افی المحیط درمختار میں ہے وکرہ جزّ صوفہا قبل الذبح لینتفع بہ
فان جزہ تصدق بہ ولا یرکبہا ولا یحمل علیہا شیئاً ولا یوجرہا فان
فعل تصدق بالاجرۃ حاوی الفتاوی لانہ التزام اقامۃ القربۃ بجمیع اجزائہا
بخلاف ما بعدہ لحصول المقصود ویکرہ الانتفاع بلبنہا قبلہ کما فی الصوف
ردالمحتار میں ہے المشتراۃ للاضحیۃ متعینۃ للقربۃ الی ان یقام غیرہا
مقامہا بہا مادامت متعینۃ ولہذا لایحل لہ لحمہا اذا ذبحہا قبل
وقتہا بدائع ۔ فتح القدیر میں ہے وکل دم یجوز الاکل منہ لایجب علیہ
التصدق بعد الذبح لتمام القربۃ ۔ ردالمحتار میں ہے ولو حبس الکل
جاز لان القربۃ فی الاراقۃ ۔ مگر قربانی کے جانور میں شریعت نے تین جہتیں
معین فرمادی ہیں ۔ اکل ۔ ادخار ۔ ائتجار ۔ اسلئے اسکے کسی جز میں کوئی ایسا تصرف
جو ان تینوں جہتوں کے منافی ہو جائز نہیں ۔ لہٰذا قربانی کے گوشت یا پوست
کو اپنے اور اپنے عیال کیلئے روپے پیسے اور نوٹ یا اور کسی ایسی چیز کے عوض
بیچنا جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو ناجائز ہے کہ بیچنے سے اکل فوت
ہوگا اور بدل جو حاصل ہوگا جبکہ وہ باقی رہنے والا نہیں تو ادخار بھی مفقود ہوگا
اور بیچکر اپنے اور اپنے عیال کے تصرف میں لانے کی نیت ہے تو ائتجار بھی متحقق
نہیں ۔ تو تینوں جہتیں جو قربانی کے جانور میں شریعت نے معین فرمائی ہیں فوت
ہوگئیں ۔ اور ایسی چیز کے عوض بیچنا جو استعمال سے باقی رہنے والی ہو جائز ہے کہ بدل
کیلئے مبدل کا حکم ہوتا ہے اور بدل باقی رہنے والا ہے تو ادخار مفقود نہ ہوگا ۔ یونہی

کسی نیک کام مثلاً مسجد، مدرسہ، قبرستان عیدگاہ وغیرہ میں دینے کی نیت سے روپے پیسے اور نوٹ یا کسی ایسی چیز کے عوض میں بیچنا جو باقی رہنے والی نہ ہو جائز ہے کہ اختیار حاصل ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے و یتصدق بجلدھا او لیعمل منہ نحو غربال وجراب ولا باس بان یشتری بہ ما ینتفع لعینہ مع بقائہ استحسانا وذلک مثل ما ذکرنا ولا یشتری بہ مالا ینتفع بہ الا لعد الا ستہلاک نحو اللحم والطعام۔ ولا یبیعہ بالدراھم لینفق الدراھم علی نفسہ وعیالہ واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح حتی لا یبیعہ بمالا ینتفع بہ الا لعد الا ستہلاک ولو باعھا بالدراھم لیتصدق بھا جاز لانہ قربۃ کالتصدق کذا فی التبیین وھکذا فی الھدایہ والکافی رد المحتار میں ہے (قولہ او یبدلہ بما ینتفع بہ باقیا) لقیامہ مقام المبدل فکان الجلد قایم معنی بخلاف المستھلک

**الحاصل** قربانی کے گوشت و پوست کا صدقہ کرنا واجب نہیں کہ صدقات واجبہ کی طرح مصارف مخصوصہ کے علاوہ کسی اور مصرف میں اوسکا دینا جائز نہ ہو بلکہ اوسمیں تمام وہ تصرفات جائز ہیں جو شریعت کی معین کی ہوئی اون تین جہتوں کے منافی نہیں۔ لہذا صورت مسئولہ میں قربانی کی کھال عیدگاہ اور قبرستان کو دینا۔ یا اوسکو کسی باقی رہنے والی چیز مثلاً اینٹ کے عوض میں بیچنا او اس سے جو مال حاصل ہو وہ عیدگاہ اور قبرستان کو دینا یا کسی نیک کام میں لگا نیکی نیت سے اوسکو روپے پیسے نوٹ یا اور کسی ایسی چیز کے عوض جو باقی رہنے والی نہ ہو بیچنا اور اسکی قیمت عیدگاہ و قبرستان کو دینا البتہ جائز و روا ہے۔ ہاں اپنے اور اپنے عیال کیلئے روپے پیسے اور نوٹ یا کسی ایسی چیز کے عوض جو استعمال

سے باقی رہنے والی نہ ہو بیچنا ناجائز و معصیت ہے کہ یہ شریعت کی معین کی ہوئی اون تینوں جہتوں سے مخالف ہے لہٰذا اس صورت میں بیچنے سے جو مال حاصل ہوگا خبیث ہوگا۔ اور مال خبیث کا صدقہ واجب ففی رد المحتار عن النہایہ سبیل الکسب الخبیث التصدق اذ التعذر الہ وعلی صاحبہ لہذا اوسی صورت میں بیچکر جو مال حاصل ہوگا اوسکو صدقہ کرنا واجب ہوگا اور صدقات واجبہ کے مصارف مخصوصہ کے علاوہ کسی اور کو دینا جائز نہ ہوگا۔ نہ مسجد میں دینا جائز ہوگا نہ مدرسہ میں دینا جائز ہوگا نہ کسی اور کار خیر میں لگانا جائز ہوگا۔ شامی میں ہے (قولہ ای مصرف الزکاۃ والعشر) وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ کما فی القہستانی (تنبیہ) بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ روپے پیسے اور نوٹ وغیرہ کے عوض قربانی کی کھال بیچنا خواہ اپنے عیال کیلئے ہو یا کسی نیک کام میں دینے کیلئے بہرحال ناجائز ہے اور اوسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور مسجد، عیدگاہ۔ قبرستان۔ وغیرہ کیلئے دینا ناجائز ہے۔ اور اپنے دعوی کے ثبوت میں ہدایہ کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں ولا یشتری بہ مالا ینتفع بہ الا بعد استہلاکہ اعتبارا بالبیع بالد ـ والمعنی فیہ انہ تصرف علی قصد التمول واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح ولو باع الجلد او اللحم بالدراہم او بما لا ینتفع بہ الا بعد استہل ـ تصدق بثمنہ الخ مگر ہدایہ کی اسی عبارت سے اونکا دعوی ثابت نہیں ہوتا بلکہ اونکے دعوی کے خلاف حکم ثابت ہوتا ہے۔ ذیل میں ہدایہ کی عبارت منقولہ کی توضیح کی جاتی ہے اہل علم سے عرض ہے کہ نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیں اور حق

پائیں تو قبول کرنے میں دریغ نہ کریں۔ صاحب ہدایہ نے پہلے تو یہ حکم بیان کیا کہ ولا یشتری به مالا ینتفع به الا بعد استهلاکه کھال کے عوض کوئی ایسی چیز نہ خریدے جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو پھر یہ حکم بیع بالدراہم پر قیاس کیا چنانچہ اسکی تصریح ان الفاظ میں کی اعتبارا بالبیع بالدراهم اہل علم جانتے ہیں کہ قیاس صحیح ہونیکے لئے ایک ایسی علت شرط ہے جو مقیس اور مقیس علیہ دونوں میں پائی جائے اسلئے صاحب ہدایہ نے اسکو اپنی اس عبارت میں بیان کیا والمعنی فیه انه تصرف علی قصد التمول کہ اسکے جائز ہونیکی علت مشترکہ وہ تصرف ہے بقصد تمول ہو۔ اہل علم جانتے ہیں کہ علت پائی جانیسے حکم پایا جاتا ہے اور جب علت نہ پائی جائے تو حکم بھی نہیں پایا جاتا۔ تو ہدایہ کی عبارت کا صاف مطلب یہ ہوا کہ کھال کو درہم کے عوض اور کسی ایسی چیز کے عوض جو استعمال سے باقی رہنے والی نہو بیچنا اسوقت ناجائز ہے جبکہ بیچنے سے تمول کا قصد ہو۔ اور جب تمول کا قصد نہ ہو تو نہ درہم کے عوض بیچنا ناجائز نہ اور کسی ایسی چیز کے عوض بیچنا ناجائز جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو۔ اب رہے تمول کے معنی کہ تمول سے کیا مراد ہے۔ صاحب ہدایہ نے اسکو بیان نہیں کیا مگر اہل فہم پر ظاہر ہے کہ جب شریعت نے اکل وادخار و انتجار ان تینوں جہتوں کو جائز قرار دیا اور صاحب ہدایہ تمول کو ناجائز بتارہے ہیں تو یقیناً صاحب ہدایہ کے نزدیک ——— تمول ان تینوں سے علیحدہ کسی چیز کا نام ہے۔ چنانچہ بنایہ شرح ہدایہ میں فرمایا وهو قد خرج عن جهة التمول کافی وکفایہ میں فرمایا معنی التمول سقط عن الاضحية کہ قربانی کا جانور جہت تمول سے خارج ہے۔ اور جہت تمول قربانی کے جانور سے ساقط ہے اور جب ان تینوں جہتوں (اکل، ادخار، انتجار) کے منافی کسی جہت کا نام تمول ہے۔ اور وہ جہت نہیں مگر اپنے اور اپنے عیال

کیلئے کسی ایسی چیز کے عوض بیچنا جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو (جسکی تفصیل اوپر گذری) تو ہدایہ کی عبارت کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ کھال کو دراہم کے عوض یا اور کسی ایسی چیز کے عوض جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو اپنے اور اپنے عیال کیلئے بیچنا ناجائز ہے اور جب اپنے اور اپنے عیال کے لئے نہ بیچے تو جائز۔ ہدایہ کی عبارت کا مطلب ادنی غور وفکر سے یہی نکلتا ہے جو ہم نے بیان کیا مگر کوئی معاند اپنے عناد سے ہدایہ کی عبارت کا یہ مطلب غلط بتائے تو اوسکے جواب میں بس اتنا کہدینا کافی ہے کہ ہندوستان کے مشاہیر علما جنہوں نے فتاوی عالمگیری تالیف فرمایا ہے اون سب نے بھی ہدایہ کی عبارت کا یہی مطلب سمجھا اور بیان بھی کیا ہے ملاحظہ ہو فتاوی عالمگیری کی عبارت جو ہم نے اوپر نقل کی اوسمیں پہلے یہ لکھا کہ کھال کو دراہم کے عوض اپنے اور اپنے عیال کیلئے نہ بیچے پھر لکھا کہ اگر کھال کو دراہم کے عوض صدقہ کرنے کی نیت سے بیچے تو جائز ہے کہ یہ قربت ہے پھر یہ لکھا کہ اسی طرح تبیین میں ہے اور اسی طرح ہدایہ وکافی میں بھی ہے۔ اب تو باور ہو گا کہ ہدایہ کی عبارت کا مطلب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ اب ہدایہ کی بقیہ عبارت کی توضیح بھی ملاحظہ ہو۔ صاحب ہدایہ نے لکھا کہ واللحم بمنزلة الجلد في الصحيح اور صحیح یہ ہے کہ گوشت و پوست کا ایک ہی حکم ہے جب صاحب ہدایہ یہ بتا چکے ہیں کہ قربانی کے گوشت اور پوست کو اپنے اور اپنے عیال کیلئے دراہم یا اور کسی چیز کے عوض جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو بیچنا جائز نہ ہے تو ایک سوال یہ پیدا ہوا کہ اگر کوئی اپنے اور اپنے عیال کیلئے قربانی کا گوشت اور پوست بیچ دے تو اسکی اسکی قیمت کا کیا کرے۔ صاحب ہدایہ نے اوسکا جواب اپنی اس عبارت میں دیا۔

ولو باع الجلد او اللحم بالدراهم او بما لا ينتفع به الا بعد استهلاكه

تصدق بثمنہ اگر قربانی کی کھال یا اوسکا گوشت درہم یا اور کسی ایسی چیز کے عوض بیچا جو استعمال سے باقی رہنے والی نہیں تو اوسکی قیمت صدقہ کرے۔ اہل علم پر روشن ہے کہ سوال میں جو قیود ملحوظ ہوتے ہیں جواب میں بھی وہ تمام قیود ملحوظ ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ حکم کہ "قیمت کو صدقہ کرے" اوسی صورت کے ساتھ خاص ہے کہ جس صورت میں اوسکا بیچنا ناجائز ہے یعنی جب اپنے اور اپنے عیال کیلئے بیچے تو اسکی قیمت صدقہ کرے ورنہ صدقہ کرنا واجب نہیں۔ و لہذا کافی وکفایہ وبنایہ وغیرہا میں ہے (واللفظ للبنایۃ) المعنی فی عدم اشتراء ما لا ینتفع بہ الا بعد استہلاکہ انہ تصرف علی قصد التمول وھو قد خرج عن جہۃ التمول فاذا تمولہ بالبیع وجب التصدق لان ھذا الثمن حصل بفعل مکروہ فیکون خبیثا فیجب التصدق کہ کھال کے عوض ایسی چیز جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو خریدنے کی ممانعت کی علت وہ تصرف ہے جو بقصد تمول ہو۔ اور چونکہ قربانی جہت تمول سے خارج ہے اسلئے بیچکر جب اوس سے تمول کیا تو صدقہ کرنا واجب ہوا اسلئے کہ اس صورت میں قیمت فعل مکروہ سے حاصل ہوئی تو وہ قیمت خبیث ہوئی جس کا تصدق واجب۔ کیسی کھلی تصریح ہے کہ قیمت کے تصدق کے وجوب کی علت بیع ناجائز سے قیمت کا حاصل ہونا ہے تو معلوم ہوا کہ قیمت کو صدقہ کرنا اوسی صورت میں واجب ہے جبکہ بیع ناجائز ہو یعنی جب اپنے اور اپنے عیال کیلئے دراہم یا اور کسی چیز کے عوض بیچے جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو تو صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ نہیں بلکہ صاحب ہدایہ کا ارشاد کہ وقولہ علیہ السلام من باع جلد اضحیتہ فلا اضحیۃ لہ یفید کراہۃ البیع دلیل روشن

ہے کہ قیمت کو صدقہ کرنا اوسی صورت میں واجب ہے کہ جب بیع مکروہ سے قیمت حاصل ہوئی ہو۔ صاحب درمختار نے اسکو بہت واضح کر دیا ہے درمختار کی عبارت ملاحظہ ہو۔ فان بیع اللحم او الجلد بہ ای بمستهلك او بدراهم تصدق بثمنه ومفاده صحة البیع مع الکراهة یعنی اگر قربانی کا گوشت اور پوست ایسی چیز کے عوض جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو یا دراہم کے عوض بیچا جائے تو اوسکی قیمت صدقہ کرے اس سے یہ مستفاد ہوا کہ بیع کراہت کیساتھ صحیح ہے کیسی کھلی تصریح ہے کہ قیمت صدقہ کرنے کا حکم بیع کراہت کو مستلزم ہے تو قیمت کو صدقہ کرنے کا حکم یقیناً اوسی صورت میں ہے کہ بیع مکروہ ہو۔ بحمدہ تعالیٰ ثابت ہوگیا کہ کسی نیک کام میں دینے کی نیت سے قربانی کے گوشت اور پوست کو روپے پیسے اور نوٹ وغیرہ کے عوض بیچنے کا عدم جواز اور اسکی قیمت کو صدقہ کرنے کا وجوب ہرگز ہدایہ سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ ہدایہ سے اسکے خلاف ہی حکم مستفاد ہوتا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ قربانی کی کھال روپے پیسے، نوٹ وغیرہ سے بیچنا کسی نیک کام میں دینے کی نیت سے ناجائز نہیں اور نہ اوسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب کہ صدقات واجبہ کی طرح مصارف مخصوصہ کے علاوہ کسی نیک کام میں دینا جائز نہ ہو۔ اور بھلا کوئی یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ اوسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جبکہ یہ معلوم ہے کہ قربانی کا گوشت اور پوست صدقہ کرنا واجب نہیں تو کسی نیک کام میں دینے کی نیت سے بیچنے کے سبب کیا ایسی علت پیدا ہوگئی کہ اوسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہو۔ هذا ومن شاء الاط
علی ازید من هذا فعلیه بالصافیة الموجبة للامام اهل السنة مجدد الدی
والملة سیدی ومرشدی اعلیحضرت قدس سره وماذکرنا اقتباس منها

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

محمد افضل حسین غفرلہ
مفتی دار العلوم مظہر اسلام
بریلی ۱۰ ؍ صفر [illegible] ھ

مہر شریف

## فتوی مبارکہ حضرت مولنا محمد ابراہیم صاحب یاسینی قبلہ مدظلہم العالی

### مفتی اعظم سندھ

ماقولکم ایھا العلماء فی ھذہ المسئلہ ھل یجوز صرف جلود الاضحیۃ فی تعمیر المساجد والمدارس الدینیہ ام لا بینوا بالکتاب وتوجروا

المستفتی :- قاضی محمد ن المدعو بصدر الدین فہیم الواحدی

الجواب

بعون اللہ العزیز الوھاب ان جلود الاضاحی یجوز صرفھا فی تعمیر المساجد والمدارس الدینیۃ فان الممنوع فیھا التصرف بقصد التمول والانفاق علی نفس المضحی وعیالہ کما قال فی مجمع الانھر ولا یبیعہ بالدراھم لینفق الدراھم علی نفسہ وعیالہ والمعنی انہ لایتصرف علی قصد التمول اھ وفی تکملۃ البحر الرائق ویتصدق بجلدھا او یعمل منہ غربال ولا یبیعہ بالدراھم لینفق الدراھم علی نفسہ وعیالہ والمعنی انہ لایتصرف علی قصد التمول اھ فاذا لم یتصرف فی الجلود بقصد التمول بل بسبیل التصدق علی المساجد والمدارس الدینیہ تکون جائزا بل مستحبا ومستحسنا۔ ھذا ھو حکم الشریعۃ الغراء والعلم عند اللہ تعالیٰ ذی العزۃ والعظمۃ والکبریاء

حررہ الفقیر محمد ابراہیم الیاسی عفا عنہ اللہ الغنی

مہر شریف

## ترجمہ سوال

اے علمائے کرام آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ قربانی کی کھالوں کا تعمیر مساجد و مدارس دینیہ میں صرف جائز ہے یا نہیں۔ کتاب سے بیان کرو اور اجر پاؤ۔

المستفتی :۔ قاضی محمد المدعو بصدر الدین فہیم الواحدی

## ترجمہ فتویٰ مبارکہ

**الجواب** :۔ اللہ عزیز وہاب کی مدد سے بیشک قربانیوں کی کھالوں کا تعمیر مساجد و مدارس میں صرف کرنا جائز ہے کہ ممنوع تو اسمیں وہ تصرف ہے جو بقصد تمول ہو یا قربانی کرنے والے کی ذات یا اوسکے عیال پر خرچ کرنے کیلئے ہو جیسا کہ مجمع الانہر میں فرمایا اور نہ بیچے اسکو (یعنی کھال کو) درہموں کے بدلے تاکہ وہ درہم اپنی ذات یا اپنے عیال پر خرچ کرے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ تمول کے قصد سے تصرف نہ کرے انتہیٰ اور تکملہ بحر الرائق میں ہے کہ اوسکی کھال تصدق کرے یا اسکی چھلنی بنا لی جائے اور اسکو درہموں کے عوض نہ فروخت کرے کہ وہ درہم اپنی ذات یا اپنے عیال پر صرف کرے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ تمول کی غرض سے تصرف نہ کرے انتہیٰ تو جب کھالوں میں تمول کی غرض سے تصرف نہ کیا بلکہ مساجد و مدارس دینیہ پر تصدق کرنے کی راہ سے تصرف ——— کیا تو جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہوگا۔ یہ ہے شریعت غرا کا حکم اور علم اللہ تعالیٰ عزت و عظمت و کبریائی کے مالک کے حضور ہے۔ لکھا اوسکو فقیر محمد ابراہیم یاسینی نے اللہ بے پرواہ اوسے بخشے

(اور اونکی برکات سے دنیا کو مستفیض فرمائے)

# قطعہ تاریخ

از رشحات فیض حضرت مولنا سید محمد علی صاحب فیض رضوی قادری حامدی الوری مدظلہم العالی

جلد اضحیہ میں میرے دوست نے
خوب لکھی ہے کتاب لاجواب
چھپ رہی ہے آج از فضل خدا
مطبع محبوب میں باآب وتاب
فیض تھا تاریخ کا مجھکو خیال
کہدیا ہاتف نے ۔ خوش آمد کتاب
۷۴ ھ ۱۳

# قطعۂ تاریخ (در صنعتِ تخرجہ)

نتیجۂ فکر عندلیبِ باغ طیبہ شاعر ماہ طیبہ حضرت سیّد محمد مرغوب صاحب اختر الحامدی

(ادیب فاضل) امریکن ریلوے کوارٹرز حیدر آباد

مرحبا مرحبا جزاک اللہ ! اس رسالہ کو کیا جناب کہوں
ہے یہ خوشبوئے گلشنِ رضوی گل ایماں کی جس کو آب کہوں
ماہتاب رضا کی ہے تصنیف کیوں نہ میں اس کو آفتاب کہوں
دل یہ کہتا ہے تخرجہ میں آج ایک تاریخ لاجواب کہوں
سرِ اعدا اڑا کے اے اختؔر
قہر بر دشمنان کتاب کہوں

۱۳ ۷۵
۱-
۱۳ ھ ۷۴

## ایضاً منہ

مثلے اسطرح ہیں بالترتیب ! قلب سے ارتباط روح
کہیں جسکو سرور ایماں کا یا جسے انبساط روح کہیں
آج اختؔر بصد ادب تاریخ آپ یمن نشاط روح کہیں

۷۰۰
۶ ۷۴
۷ ۰۰ +
۱۳ ھ ۷۴

(نوٹ) ادب کے اعداد سات ہیں اور اسے سو بار کہنے سے ۷۰۰ ہوتے ہیں ان اعداد کو یمن نشا
جسکے عدد ۶۷۴ ہیں ملانے سے ۱۳۷۴ھ کا ظہور ہوتا ہے۔

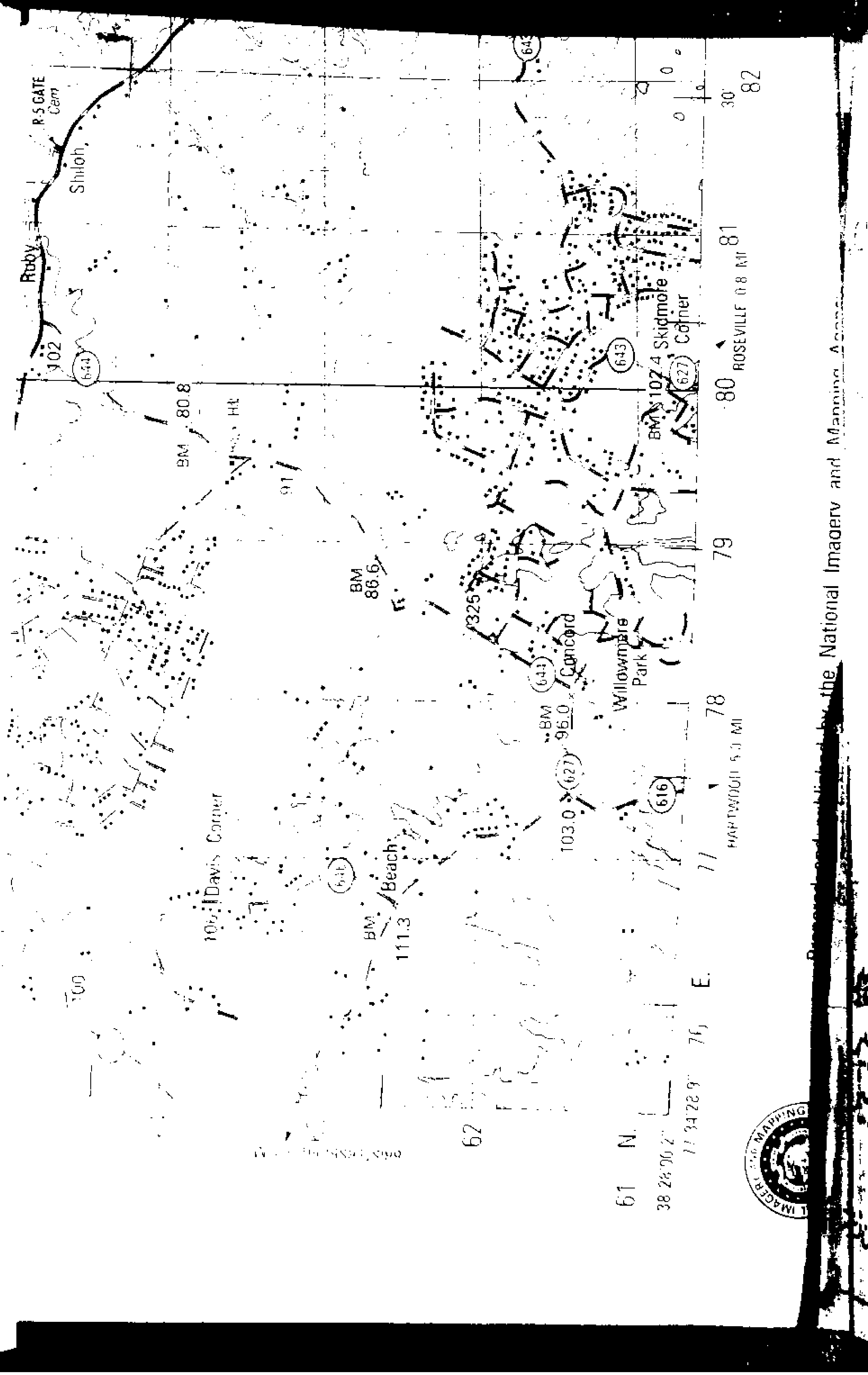
R S GATE Cem
Shiloh
Ruby
102
644
80.8
BM
Hill
91
BM 86.6
325
Concord
644
BM 96.0
Willowmere Park
103.0
627
616
Davis Corner
106
644
Beach
BM 111.3
700
643
643
BM 102.4 Skidmore Corner
627
62
61
N.
E.
76
77
78
79
80
81
82
30'
38 28'00.2"
77 34'28.9"
HARTWOOD 6.0 MI
ROSEVILLE 0.8 MI
by the National Imagery and Mapping